مزار شریف بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

فیضانِ بابا فریدِ گنجِ شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

شعبہ فیضان اولیاء و علما

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَرِّ صغیر پاک و ہند میں جن مُقَدَّس اور بَرگزیدہ ہستیوں نے اپنے علم و عمل کے ذریعے اسلام کی نورانی شمع روشن کی اور اس کی نور بکھیرتی کرنوں سے تاریک دلوں کو جگمگایا، بھٹکتے ذہنوں کو مرکزِ رُشد و ہدایت پر جمع کیا، پیاسی نگاہوں کو عشق و محبت کے جام سے سیراب کیا، سُلگتے دلوں کو آدابِ شریعت کی چاندنی سے ٹھنڈک بخشی۔ ان میں آسمانِ ولایت کے آفتاب سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اسمِ گرامی بھی

---

(1) ... مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی الخ، ۱۰/ ۲۵۳، حدیث: ۱۷۲۹۸

ہے۔ درج ذیل سطور میں حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ کے چند روشن اور چمک دار پہلوؤں سے اپنی زندگی کے گوشوں کو جگمگائیے۔

ولادت باسعادت

سُلطانُ العارِفین، بُرہانُ العاشِقین، شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر فاروقی حنفی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۵۶۹ھ[1] یا ۵۷۱ھ[2] مطابق ۱۱۷۵ء میں مدینۃ الاولیاء ملتان کے قصبہ "کھتوال"[3] میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تاریخِ ولادت میں اور بھی کئی اقوال ہیں۔

نام و نسب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اصل نام مسعود ہے جبکہ فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لقب سے دنیا بھر میں جانے جاتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تک پہنچتا ہے۔ شجرۂ نسب یوں ہے: حضرت فرید الدین مسعود بن شیخ جمال الدین سلیمان بن

---

1 ... سیر الاولیاء مترجم، ص۱۵۹

2 ... حیات گنج شکر، ص۲۵۸

3 ... یہ مقام مدینۃ الاولیا ملتان (شہر) سے بارہ میل جانبِ مشرق بُدھلہ سنت روڈ پر کوٹھے وال کے نام سے معروف ہے اور اس میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد بزرگوار (حضرت جمال الدین سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا مزارِ پُرانوار زیارت گاہِ خلائق ہے۔ یکم، دو اپریل کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ (تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا، ص۱۳۵)

شیخ شعیب بن شیخ محمد احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین فرخ شاہ کابلی بن نصیر فخر الدین محمود بن سلیمان بن شیخ مسعود بن شیخ عبداللہ واعظ اصغر بن واعظ اکبر ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ناصر بن عبداللہ بن عمر فاروقِ اعظم رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن [1]

حضرت سیّدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک سو ایک نام و القابات ہیں۔ جن کا وِرد حاجت روائی میں بے حد موئثر ہے۔[2] مشہور القاب "بابا فرید" "فرید الدین" اور "گنج شکر" ہیں۔

خاندانی پس منظر

حضرت سیّدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خاندانی تعلق کابل کے بادشاہ فرخ شاہ سے تھا۔ جب تاتاری فتنہ دنیائے اسلام پر غلبہ پانے کے لیے خون کی ندیاں بہا رہا تھا۔ اس کی سفّاک اور خونخوار تلوار نے اسلامی ممالک کو تخت و تاراج کیا یہاں تک کہ کابل پر حملہ آور ہوا تو حضرت بابا فرید الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جدِّ امجد نے ان سے جنگ کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ کابل کی ویرانی کے بعد حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دادا جان شیخ شعیب رَحْمَۃُ

---

1 ... سیر الاقطاب مترجم، ص۱۸۶

2 ... اقتباس الانوار، ص۴۳۱، سیر الاقطاب مترجم، ص۱۸۵

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اہل و عیال سمیت کابل سے ہجرت کر کے مرکز الاولیا لاہور پہنچے پھر کچھ عرصہ ”قصور“ میں قیام فرمایا۔ قصور کے قاضی نے سلطانِ وقت کو خبر دی کہ ایک اعلیٰ خاندان کا ممتاز عالم ان کے شہر میں سکونت پذیر ہے۔ سلطان نے انہیں کسی اعلیٰ منصب پر فائز کرنا چاہا لیکن شیخ شعیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انکار فرما دیا۔ سلطان نے اصرار کر کے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کھتوال (کوٹھے وال) کا قاضی مقرر کر دیا۔ [1]

والدین ماجدین

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ظاہری و باطنی علوم کے گہوارے میں آنکھ کھولی والد ماجد حضرت شیخ جمال الدین سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مستند عالمِ دین تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شادی حضرت مولانا وَجِیہُ الدِّین خُجَندی عباسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صاحبزادی حضرت بی بی قُرسم خاتون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا سے ہوئی تھی حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد صاحب آپ کی کم عمری میں وصال فرما گئے تھے۔ بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ عابدہ، زاہدہ اور تہجّد گزار ہونے کے ساتھ ساتھ ولایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھیں۔ [2]

---

1 ... سیر الاولیاء مترجم، ص۱۱۹ ملخصًا، محبوب الٰہی، ص ۵۱، ۵۰

2 ... انوار الفرید، ص ۴۳، حیاتِ گنج شکر، ص ۲۵۳ وغیرہ

غیر مسلم چور کو ایمان نصیب ہو گیا

ایک رات آپ کی والدہ حضرت سید تنا قرسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نمازِ تہجد ادا فرما رہی تھیں کہ ایک غیر مسلم چور موقع پا کر جونہی گھر میں گُھسا اسی وقت اندھا ہو گیا۔ اس نے گڑگڑا کر یوں عرض کی: اگر اس گھر میں کوئی مرد ہے تو وہ میرا باپ اور بھائی ہے اور اگر کوئی عورت ہے تو وہ میری ماں اور بہن ہے بہر حال وہ جو بھی ہے مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ اس کی بزرگی نے مجھے اندھا کیا ہے لہٰذا اسے چاہیے کہ میرے حق میں دعا کرے تاکہ میری بینائی واپس آجائے۔ حضرت سید تنا قرسم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے اسی وقت اس کے لیے دعا فرمائی جس کی برکت سے اس کی بینائی واپس آگئی اور یوں وہ شخص وہاں سے چلا گیا۔ جب صبح ہوئی اس نے اپنے گھر والوں سمیت اسلام قبول کر کے آئندہ چوری نہ کرنے کا پختہ عزم کر لیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رمضان میں دودھ نہ پیا

اَسرارُ السّالکین میں ہے کہ ایک دفعہ اُنتیس شعبان کو آسمان ابر آلود تھا۔ لوگوں نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد حضرت قاضی جمال الدین سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے دریافت کیا کہ آج مَطْلَع ابر آلود

1 ... سیر الاولیاء مترجم، ص۱۵۶، فوائد الفواد مترجم، ص۲۲۴

ہے اگر آپ فرمائیں تو کل روزہ رکھا جائے؟ انہوں نے فرمایا: کل یومِ شک ہے اور یومِ شک کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ اس کے بعد لوگ ایک اَبدال کے پاس گئے جو اسی قصبہ میں رہتے تھے۔ جب ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: " آج رات قاضی سلیمان کے ہاں ایک لڑکے کی ولادت ہو گی جو قطبِ وقت ہو گا۔ اگر وہ بچہ کل دودھ نہ پئے تو تم روزہ رکھ لینا ورنہ نہیں" چنانچہ اسی رات قاضی سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں نیک بخت لڑکے کی ولادت ہوئی اور اس نے اگلے روز دودھ نہ پیا اور روزہ رکھا۔ اسے دیکھ کر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔ یہ بچہ کوئی اور نہیں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو ہر مسلمان کی زندگی قرآن و سنّت کے مطابق ہونی چاہیے مگر ماں باپ کا نیک ہونا ایسا امر ہے کہ اولاد کی صَالِحِیَّت (یعنی پرہیز گاری) میں اس کا اہم کردار ہوتا ہے۔ روز مَرّہ کا مشاہدہ ہے کہ عمدہ سے عمدہ بیج بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھاتا ہے جب اس کے لئے عمدہ زمین کا انتخاب کیا جائے۔ ماں بچے کے لئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کہ ماں کی اچھی یا بری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔ حسنِ اتفاق ہے کہ سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے تین عظیم پیشوا حضرت

---

1 ... اقتباس الانوار، ص٤٣٤، حیاتِ گنجِ شکر، ص٢٥٥

سیّدنا خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر اور حضرت سیّد محمد نظام الدین اولیاء رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تربیت ماں ہی کے ہاتھوں ہوئی۔[1] کیونکہ ان تینوں اولیائے کرام کے والد بچپن میں ہی انتقال فرما گئے تھے۔ متعدد احادیثِ کریمہ میں مرد کو نیک، صالحہ اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: "کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدِّ نظر رکھا جاتا ہے: (۱) اس کا مال (۲) حسب نسب (۳) حسن و جمال اور (۴) دین۔" پھر فرمایا: "تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔"[2] ایک دوسری روایت میں یوں ارشاد فرمایا: "عورتوں سے ان کے حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے مال کی وجہ سے نکاح کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا حسن اور مال انہیں سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کر دے، بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان کے ساتھ نکاح کرو۔ کیونکہ چپٹی ناک، اور سیاہ رنگ والی کنیز دین دار ہو تو بہتر ہے۔"[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... حیاتِ گنج شکر، ص۲۷۶

2 ... بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ۳/۴۲۹، حدیث: ۵۰۹۰

3 ... ابن ماجۃ، کتاب النکاح، باب تزویج ذات الدین، ۲/۴۱۵، حدیث: ۱۸۵۹

تربیت کا ایک انداز

حضرت بابا فرید الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بچپن سے شکر بہت پسند تھی۔ والدہ محترمہ نے پہلی بار جب آپ کو نماز کی تلقین کی تو فرمایا: ”بیٹا! نماز پڑھا کرو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے اور عبادت گزار بندوں کو انعامات سے نوازتا ہے۔ تم نماز پڑھو گے تو تمہیں شکر ملا کرے گی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب نماز ادا فرماتے تو والدہ آپ کے مُصلّے کے نیچے شکر کی ایک پُڑیا رکھ دیا کرتیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پابندی سے نماز ادا فرماتے اور نماز کے بعد شکر کی صورت میں اپنی دِلی مراد کی تکمیل کا نظارا اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرماتے۔ ایک دن آپ کی والدہ محترمہ مصروفیات کے باعث جائے نماز کے نیچے شکر رکھنا بھول گئیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز سے فارغ ہوئے تو والدہ نے پوچھا: بیٹا! شکر ملی؟ سعادت مند بیٹے نے عرض کی: جی ہاں! مجھے ہر نماز کے بعد شکر مل جاتی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ اَشکبار ہو گئیں اور اس غیبی مدد پر دل ہی دل میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے لگیں۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کو چاہئے اپنی اولاد کو دین کا پابند

---

1 ... محبوب الٰہی، ص ۵۲، تذکرہ اولیائے پاکستان، ۱/۲۸۹، جواہر فریدی، ص ۲۹۸، اللّٰہ کے سفیر، ص ۲۲۱ ملخصًا

بنانے اور سنّتوں پر عمل کا جذبہ دلانے کے لئے ایسی حکمتِ عملی اپنائیں کہ جس سے اُن کی دل جوئی بھی ہو اور اُنہیں سنّتوں پر عمل کی رغبت بھی حاصل ہو۔ ہمارے اَسلاف بچوں کو کیسے اَحسن طریقے سے دین کی طرف راغب کیا کرتے تھے چنانچہ

قصیدہ یاد کرنے پر انعام

حضرت سیّدنا امام ابو بکر محمد بن حسن دُرَید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: زمانۂ طالبِ علمی میں میری تربیت کی ذمہ داری میرے چچا جان نے لے رکھی تھی۔ چچا جان کی عادت تھی کہ کھانے کے موقع پر میرے استاد صاحب کو بھی شامل کر لیا کرتے تھے۔ ایک دن چچا جان تشریف لائے تو استاد صاحب مجھے حارِث بن حِلّزہ کا قصیدہ پڑھا رہے تھے۔ چچا جان نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تم نے یہ قصیدہ یاد کر لیا تو تمہیں فلاں فلاں چیز تحفے میں دوں گا۔'' یہ کہہ کر انہوں نے استاد صاحب کو کھانے کے لیے بلایا۔ استادِ محترم کھانا کھانے کے لیے تشریف لے گئے، کھانے کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ (کسی معاملے پر) گفتگو کرتے رہے۔ اس دوران میں نے حارث بن حِلّزہ کا وہ دیوان مکمل یاد کر لیا، استاد صاحب میرے پاس آئے تو میں نے بتایا: میں وہ دیوان پورا یاد کر چکا ہوں۔ اُستاد صاحب کو بے حد تعجب ہوا، میرا امتحان لیا، جب میرے حفظ کا یقین ہو گیا تو انہوں نے چچا جان کو بتایا، تو چچا جان نے وعدے کے مطابق مجھے انعام سے نوازا۔ [1]

---

1 ... تاریخ بغداد، محمد بن حسن بن درید الخ، ۱۹۲/۲

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خاندان شرافت اور علمی وجاہت میں ممتاز تھا۔ اس لئے بچپن ہی سے ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام خاندانی روایات کے مطابق ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارہ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔[1] کھتوال (کوٹھے وال) میں عربی و فارسی اور دینیات کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ اٹھارہ برس کی عمر میں مدینۃ الاولیا ملتان گئے۔ جو ان دنوں علوم و معارف کا مرکز اور علم ظاہر و باطن کا سنگم تھا۔ جہاں حضرت مولانا منہاج الدین تِرمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مدرسہ میں داخل ہو کر قرآن و حدیث، فقہ و کلام اور دیگر علومِ مُرَوَّجہ کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی پر بھی عبور حاصل کیا۔ روزانہ ایک ختم قرآن شریف آپ کا معمول تھا۔ طلبِ علم میں بڑی لگن اور یکسوئی دکھائی۔ جس کی بنا پر وہ اساتذہ کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ ساتھ ہی ساتھ ذوقِ روحانی بھی پروان چڑھنے لگا۔ ہونہار طالب علم کا علمی اِنہماک اور روحانی ذوق تھا جس نے حضرت شیخ جلال الدین تبریزی سُہر وَردِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی جانب متوجہ کیا۔ شیخ تبریزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک انار بطور تحفہ عطا فرمایا۔ بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزے سے تھے اس لیے تناول نہ کر سکے لہٰذا اسے دوسرے درویشوں

---

1 ... چشتی خانقاہیں اور سربراہانِ برصغیر، ص ۵۰

نے کھالیا۔بعدِ افطار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو انار کے چھلکے میں ایک دانہ انار ملا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ دانہ کھایا تو ایسا محسوس ہوا کہ روحانیت کی روشنی سے ان کا وجود جگمگا اٹھا۔بعد میں جب یہ واقعہ بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مرشدِ گرامی حضرت سیّدنا خواجہ قُطْبُ الدِّین بختیار کاکی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سنایا تو انھوں نے فرمایا:ساری برکت اور روحانی فیض اسی ایک دانہ میں تھا۔ باقی پھل میں کچھ نہ تھا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کھانے کا کوئی معمولی ذرہ بھی ضائع نہ ہونے پائے۔ہو سکتا ہے کھانے کی ساری برکت اسی ایک لقمے میں ہو جسے ضائع کر دیا گیا ہے۔لہٰذا اگر کبھی دستر خوان پر کوئی ذرہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالینا چاہئے کہ بخشش کی بشارت ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے:جو کھانے کے گِرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھائے وہ فَراخی (یعنی خوش حالی) کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں کم عقلی سے حفاظت رہتی ہے۔[2]

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نَقْل فرماتے ہیں:"روٹی کے ٹکڑوں اور ریزوں کو چُن لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوش حالی نصیب ہو

---

1 ... محبوب الٰہی، ۵۳ بتصرف

2 ... کنز العُمّال، کتاب المعیشۃ والعادات، الباب الاوّل فی الاکل، جز:۱۵، ۱۱۱/۸، حدیث:۴۰۸۱۵

گی۔ بچے صحیح وسلامت اور بے عَیب ہوں گے اور وہ ٹکڑے حُوروں کا مہر بنیں گے۔"[1] کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لیے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیف "آدابِ طعام" اور رسالہ "کھانے کا اسلامی طریقہ" کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شرفِ بیعت کا واقعہ

دورانِ طالب علمی حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں تشریف لے جاتے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اپنے اَسباق یاد کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سلطانُ المشائخ حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۃ الاولیاء ملتان میں جلوہ گر ہوئے اور اسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حسبِ عادت مُطَالَعہ میں مصروف تھے کہ ایک خوشگوار احساس نے آپ کو نظر اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ نظر اٹھنے کی دیر تھی کہ ایک ولیٔ کامل کے روشن اور نورانی چہرے کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہونے لگیں چنانچہ بے ساختہ احترام میں کھڑے ہوئے اور قریب آکر دو زانو بیٹھ گئے۔ حضرت قُطبُ الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تحیۃ المسجد سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا: کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کی: فقہ کی کتاب "اَلنَّافِع" ہے، فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ

---

1 ....احیاءُ العُلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الاول فی مالا بد الخ، ۸/۲

اس کتاب سے نفع ہو گا؟ عرض کی: حضور! نفع تو آپ کی نظرِ کرم سے ہو گا۔ جواب سُن کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت خوش ہوئے اور شفقت فرماتے ہوئے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے مریدوں میں شامل فرمالیا۔ جب حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف سے روانہ ہوئے تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پیچھے پیچھے چلنے لگے یہ دیکھ کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے خوب علمِ دین حاصل کرو پھر میرے پاس دہلی آنا کیونکہ بے علم زاہد شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنا بہت بڑی سعادت اور افضل عبادت ہے۔ علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے۔ علم ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ علم کے بغیر عمل کرنے والے کے اَعمال اکثر اوقات بجائے دُرُستی اور ثواب کے خراب اور باعثِ عذاب بن جاتے ہیں۔ علم کے حصول کی کوشش کرنے والے کے لئے احادیثِ مبارکہ میں کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں چنانچہ

حضرتِ سیِّدنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے نبیٔ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر

---

1 ... سیر الاولیاء مترجم، ص۱۲۱، خزینۃ الاصفیاء، ۲/۱۱۰ ملخصاً

چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالبُ العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالمِ دین کے لئے اِستِغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء ہیں۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

بابا فرید "حنفی" ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کا حکم فرمایا ہے اور صراطِ مستقیم وہ ہے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے انعام یافتہ بندے ہوں شرعی مسائل میں غیرِ مجتہد کے لیے کسی امام کی تقلید واجب ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے اولیاء و علماء کسی نہ کسی امام کے مقلد رہے۔ حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُقَلِّد تھے جیسا کہ حضرت محبوبِ الٰہی سیّد محمد نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اَوّل مذہب امامِ اعظم

---

1 ... ابن ماجۃ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء الخ، ۱/۱۴۵، حدیث: ۲۲۳

ابو حنیفہ کا ہے دوسرا مذہب امام شافعی کا ہے تیسرا مذہب امام مالک کا ہے چوتھا مذہب امام احمد بن حنبل رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کا ہے۔ یہ چاروں مذہب حق ہیں، کسی قسم کا شک نہ کرنا چاہیے۔ ان چاروں میں امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا مذہب سب سے افضل ہے۔ ہم امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے مذہب کے پیروکار ہیں کیونکہ یہ مذہب صَواب اور درستی پر ہے۔ پھر فرمایا: جس طرح مرید کو اپنے پیر کا شجرہ جاننا ضروری ہے اسی طرح مذہب کا شجرہ جاننا بھی لازم ہے اگر کوئی تم سے پوچھے کہ تم کون سے مذہب کے پیروکار ہو؟ تو کہنا: امامِ اعظم کے مذہب کا، اور وہ مذہب حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت علقمہ بن قیس کا ہے، اور وہ مذہب حضرت عبد اللہ بن مسعود رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کا ہے اور وہ مذہب جنابِ رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا ہے۔[1]

سیر و سیاحت

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے حصولِ علم اور تربیتِ نفس کے لیے جن شہروں کا طویل سفر اختیار کیا ان میں عروس البلاد بغدادِ معلّٰی، بخارا، غزنی، بدخشاں، چشت، شام، حرمین شریفین، بیت المقدّس، قندھار، دہلی اور مدینۃ

1 ... ہشت بہشت مترجم، راحت القلوب، ص۲۲۶ملخصاً

الاولیاء ملتان کے نام نُمایاں ہیں۔[1]

تحصیلِ علم کے لئے سفر

ایک روایت کے مطابق تحصیلِ علم کی غرض سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ عرصہ تک قندھار(افغانستان) میں مقیم رہے۔ وہاں سے بغداد شریف، شام، دمشق، سیستان، بلادِ ایران، مرکزالاولیالاہور اور بخارا وغیرہ کی سیاحت اختیار کی اور مشائخِ وقت سے فیض پایا۔ ان میں حسبِ ذیل قابلِ ذکر ہیں: حضرت شہاب الدین عمر سہروردی، حضرت سعد الدین محمد حموی، حضرت اَوحَدُ الدّین حامد کرمانی، حضرت فرید الدین عطار نیشاپوری، حضرت سیف الدین سعید باخرزی، حضرت بہاء الدین زکریاملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن[2]

شیطان قابو نہ پاسکے گا

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بغداد حاضر ہوئے تو پندرہ دن حضرت سیدنا سلطان شہاب الدین عمر سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہے اور اس کا ذکر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود فرمایا ہے: حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت اس دعا گو نے کی ہے

1 ... حیاتِ گنج شکر، ص۲۸۹ تا ۲۹۵ ملتقطاً
2 ... اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۱۵/ ۳۴۰ بتصرف، حیات گنج شکر، ص۲۸۷ ملخصًا

اور چند دن ان کی صحبت میں بھی رہا ہے۔"[1] جب حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی کی بارگاہ سے رخصت ہونے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی تصنیف "عوارف المعارف" کا قلمی نسخہ عطا فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: شیطان تم پر قابو نہ پاسکے گا۔[2]

حضرت سیدنا سیف الدین باخَرْزِی کی بشارت

حضرت سیدنا سیف الدین سعید بن مُطَہَّر باخَرْزِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام و محدث اور بے مثال زاہد گزرے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیدنا نجم الدین احمد بن عمر کُبریٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید تھے۔ حضرت سیدنا امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبان سے ادا ہونے والے کلمات کے بارے میں فرماتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کلمات موتی کی مانند ہوا کرتے۔[3] جب بخارا میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ملاقات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی سیاہ چادر حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عنایت فرمائی پھر پوری توجہ

---

1 ... انوار الفرید، ص۳۲۶، حیات گنج شکر، ص۲۸۹

2 ... انوار الفرید، ص۳۲۶

3 ... سیر اعلام النبلاء، الباخرزی سعید بن المطہر الخ، ۱۶/۵۵۵

سے آپ کی جانب نظر فرمائی اور یہ بشارت دی: یہ درویش مشائخِ روزگار (یعنی زمانے کے مشائخ) سے ہوگا اور تمام عالم اس کے مریدوں اور بچوں سے بھر جائے گا۔[1]

ہمعصر و ہمسفر

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تحصیلِ علمِ دین اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مختلف اولیائے کرام کے ساتھ سفر کیا۔ جن اولیائے کرام اور صوفیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی صحبتوں سے فیض یاب ہوئے اور راہِ خدا کے مسافر بنے۔ ان میں سرِ فہرست (۱) حضرت سیدنا عثمان مروندی لعل شہباز قلندر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد، (۲) حضرت سیدنا بہاؤ الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی، (۳) حضرت سیدنا مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی[2] صوفیاء کی اصطلاح میں ان تین اور چوتھے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چار یار کہتے ہیں۔[3]

مرشد کی بارگاہ میں حاضری

تحصیلِ علمِ دین کے بعد بالآخر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۃ الاولیا ملتان

---

1 ... انوار الفرید، ص ۳۲۶
2 ... معیار سالکان طریقت (سندھی)، ص ۴۲۴، تذکرہ اولیاءِ سندھ، ص ۲۰۶ بتغیر
3 ... تذکرہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی، ص ۱۱۱

واپس آئے اور اپنے مرشد اور شیخ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے اور خرقۂ خلافت پاکر وہیں دروازۂ غزنویہ کے نزدیک ایک بُرج میں مجاہدے میں مُنْہمِک ہوگئے۔ دہلی میں انہوں نے اپنے دادا پیر حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین سیِّد حسن سنجری اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بھی روحانی فیوض حاصل کئے اور کچھ عرصے بعد اپنے شیخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم سے چند سال ہانسی (ریاست ہریانہ ہند) میں مقیم رہے۔[1]

سلطان الہند کی نظر کا کمال

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فیضانِ اولیاو علما سے مستفیض ہوتے ہوئے دیارِ مرشد "دہلی" پہنچے اور پیر و مرشد کی ہدایات پر مُجاہَدوں اور ریاضتوں میں مصروف ہوگئے۔

ایک مرتبہ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دہلی تشریف لائے تو والیِ ہندوستان شمس الدین اَلتَمَش سمیت پورا شہر زیارت و قدم بوسی کے لیے اُمڈ آیا، جب سب لوگ چلے گئے تو حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

---

1 ... اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۱۵/ ۳۴۰

عَلَیْہ سے فرمایا: تم نے اپنے مرید "فریدُالدین مسعود" کے بارے میں بتایا تھا، وہ کہاں ہے؟ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: حضور! وہ عبادت وریاضت میں مشغول ہے۔ ارشاد فرمایا: اگر وہ یہاں نہیں آیا تو ہم اس کے پاس چلتے ہیں۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عرض گزار ہوئے: حضور! اسے یہیں بلوا لیتے ہیں، لیکن حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں! ہم خود اس کے پاس جائیں گے۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس کمرے میں مَحوِ ذکر وعبادت تھے اچانک وہاں مسحور کُن خوشبو پھیل گئی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھبرا کر اپنی آنکھیں کھولیں تو سامنے پیرو مرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زیارت کا شرف بخشتے ہوئے فرما رہے تھے: فرید! اپنی خوش بختی پر ناز کرو کہ تم سے ملنے سلطانُ الہند تشریف لائے ہیں۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے احتراماً کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر سخت مُجاہدے اور ریاضت سے ہونے والی کمزوری کی وجہ سے لَڑکھڑا کر گِر پڑے، جب اٹھنے کی سَکت نہ پائی تو بے اختیار آنسو رَواں ہو گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دایاں بازو جبکہ حضرت بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بایاں بازو پکڑ کر اوپر اٹھایا پھر حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا کی: الٰہی! فرید کو قبول کر اور کامل ترین درویشوں کے مرتبہ پر پہنچا۔ آواز آئی: فرید کو قبول کیا، فرید فریدِ عصر اور

وحیدِ دہر ہے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اسمِ اعظم سکھایا، اپنے سینے سے لگایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یوں محسوس ہوا کہ جسم آگ کے شعلوں میں گھر گیا ہے پھر یہی تپش آہستہ آہستہ شبنم کی طرح ٹھنڈی ہوتی چلی گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں کے سامنے سے کئی حجابات اُٹھ گئے، طویل سیاحت اور سخت ریاضت کے بعد بھی جو دولتِ عرفان حاصل نہ ہو سکی تھی وہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک نظرِ کرم سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامن میں سما چکی تھی۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر مبارک تیس برس تھی۔ (1)

سلطان الہند کا فرمان

ایک مرتبہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مریدوں کو لے کر اپنے مرشد سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ معین الدین اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جیسے ہی حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر پڑی تو آپ نے حضرت سیدنا بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: قطب الدین! تمہارے دام میں ایسا شہباز آیا ہے کہ سِدرَۃُ المُنتَہٰی کے سوا کہیں قرار نہ پکڑے گا۔

---

1 ... اقتباس الانوار، ص۴۴۴ ملخصاً، سیر الاقطاب مترجم، ص۱۸۹ ملخصا

فرید ایک ایسی شمع ہے کہ جس سے درویشوں کا خانوادہ روشن ہو گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گنج شکر کہنے کی وجہ

آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گنج شکر کہنے کی کئی وجوہات مشہور ہیں جن میں سے دو ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

(۱) دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: حضرت شیخ فرید الحق والدین گنج شکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک مرتبہ ۸۰ فاقے ہو چکے تھے۔ نفس بھوکا تھا "اَلْجُوع اَلْجُوع" (ہائے بھوک، ہائے بھوک) پکار رہا تھا، اُس کے بہلانے کے لیے کچھ سنگریزے (یعنی کنکر) اٹھا کر منہ میں ڈالے۔ ڈالتے ہی شکر ہو گئے، جو کنکر منہ میں ڈالتے شکر ہو جاتا اِسی وجہ سے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "گنج شکر" مشہور ہیں۔[2]

(۲) ایک مرتبہ کچھ سوداگر اونٹوں پر شکر لادے جا رہے تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت فرمایا: اونٹوں پر کیا چیز ہے؟ ایک سوداگر کہنے لگا: اونٹوں پر نمک لَدا ہوا ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم کہتے ہو تو نمک ہی ہو گا۔ جب

---

1 ... انوار الفرید، ص ۳۲۵، سیر الاقطاب مترجم، ص ۱۸۹ ملخصاً

2 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۸۲

قافلہ منزلِ مقصود پر پہنچا اور سامان کھولا گیا تو اس میں شکر کے بجائے نمک نکلا۔ یہ دیکھ کر سوداگر سمجھ گئے کہ یہ ہمارے جھوٹ بولنے کی شامت ہے، لہٰذا اُلٹے قدم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہم سے غلطی ہوگئی ہے، معاف فرمادیجئے، اصل میں اونٹوں پر نمک نہیں بلکہ شکر تھی۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم کہتے ہو تو شکر ہی ہوگی، سوداگروں نے واپس آکر دیکھا تو تمام نمک شکر میں تبدیل ہوچکا تھا۔[1]

آدابِ مریدی

حضرت سیّد محمد نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے شَیْخ الاسلام فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پوری زندگی میں ایک جرأت اپنے پیرو مرشِد حضرت شَیْخ قُطبُ الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے کی تھی۔ معاملہ کچھ یوں ہوا کہ میں نے ایک دفعہ اپنے شَیْخ سے چِلّے کے لیے گوشہ نشین ہونے کی اجازت مانگی۔ شَیْخ قُطبُ الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ (ابھی) اس کی ضَرورت نہیں، اس سے شہرت ہوتی ہے، ہمارے خاندان (چشتیہ) میں طلبِ شہرت نہیں۔ میں نے جواب دیا: آپ کے ہوتے ہوئے میرا یہ مقصود ہرگز نہیں۔ میں شہرت کیلئے ایسا نہیں کرنا

---

1 ... اخبار الاخیار، ص ۵۳ ملخصاً، خزینۃ الاصفیاء، ۲/۱۱۶، گلزارِ ابرار مترجم، ص ۴۹ ملخصاً

چاہتا۔ حضرت قُطبُ الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش رہے۔اس واقعے کے بعد مجھے بہت پشیمانی ہوئی کہ میں نے اس بات کا جواب کیوں دیا جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم کے موافق نہیں تھا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کام سے پیر و مرشِد منع فرمادیں اس سے باز رہا جائے۔ کسی تاویل سے اس کی گنجائش نہ نکالی جائے اور نہ ہی اس حکم کے فوائد و نقصانات پر غور کریں۔ کیونکہ مرشِد کامل ہمیشہ اپنے مریدوں کیلئے بہتر ہی ارشاد فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: بیکار باتوں سے تو ہر وقت پرہیز ہونا چاہیے اور مرشِد کے حضور تو خاموش رہنا ہی افضَل ہے۔ہاں ضَروری مسائل پوچھنے میں حَرَج نہیں۔اولیاء کرام تو فرماتے ہیں کہ مرشِد کامل کے حضور بیٹھ کر ذکر بھی نہ کیا جائے کہ ذکر میں دوسری طرف مشغول ہو گا اور یہ حقیقتاً ممانعت ذکر نہیں بلکہ تکمیلِ ذکر ہے کہ وہ (جو اپنے طور پر) کرے گا، بِلا توَسُّل ہو گا اور مرشِد کامل کی توجہ سے جو ذکر ہو گا وہ مُتوَسَّل ہو گا۔ یہ اس سے بدرجہا افضَل ہے۔ (پھر فرمایا) اصل کار حُسنِ عقیدت ہے۔ وہ نہیں تو کچھ فائدہ نہیں اور اگر صرف حسنِ عقیدت ہے تو خیر۔ اِتّصال تو ہے (پھر فرمایا) پرنالے کے مثل

---

[1] ... فوائد الفواد مترجم، ص۸۹ بتصرف

فیض پہنچے گا۔ بس حسنِ عقیدت ہونا چاہیے۔[1]

ہانسی میں قیام

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دہلی کو چھوڑ کر کچھ عرصہ ہانسی (ریاست ہریانہ ہند) میں قیام فرمایا۔ ایک مرتبہ پیر و مرشد کی زیارت کے لئے دہلی حاضر ہوئے تو انہوں نے آبدیدہ ہو کر فرمایا: تقدیر میں لکھا ہے کہ میرے انتقال کے وقت تم میری قُربت سے محروم رہو گے، جب لَوٹ کر آؤ تو میری قبر پر حاضری دینا اور فاتحہ پڑھنا، میں تمہاری امانت (خِرقۂ خلافت) قاضی حمید الدین ناگوری چشتی کے حوالے کر دوں گا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دہلی سے روانہ ہو کر ہانسی پہنچے ہی تھے کہ پیر و مرشد کے وِصال کی خبر آگئی۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فوراً دہلی پہنچے اور روضۂ انور پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھی پھر قاضی حمید الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خِرقۂ خلافت وصول کرنے کے بعد تین دن قیام فرما کر ہانسی لوٹ آئے، بَوقتِ روانگی دیگر خلفاء نے بہت اِصرار کیا کہ دہلی میں رَہ کر پیر و مرشد کے فیض کو عام کریں، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں جہاں بھی رہوں میرے پیر کا فیض مجھے پہنچتا رہے گا اور میں اسے عام کرتا رہوں گا۔[2]

---

1. ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۰۳
2. ... سیر الاقطاب مترجم، ص ۱۹۰ ملخصاً

شہرت اور نام و نمود سے نفرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی شہرت اور نام وَری کے لیے کوئی کام کرنا نہایت مذموم اور ناپسندیدہ ہے اور کبھی کسی بڑے گناہ کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ شہرت کے مہلک ترین باطنی مرض سے خود کو بچاتے اور اس کے لیے طرح طرح کی تدابیر اختیار فرماتے جیسا کہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شہرت اور ناموری سے نفرت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے بارے میں تعریفی کلمات سننا بھی پسند نہ فرماتے چنانچہ ایک مرتبہ دہلی میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مولانا بدرالدین غزنوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یہاں بیان فرمانے تشریف لے گئے لیکن جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعارف چند تعریفی کلمات سے کروایا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً وہاں سے واپس تشریف لے آئے اور پھر کبھی اُن کے وعظ کی محفل میں تشریف نہ لے گئے۔

اسی طرح جب دہلی میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلایت کا شُہرہ ہوا تو ہجرت کرکے ہانسی (ریاست ہریانہ ہند) میں سکونت اختیار فرمالی۔ دورانِ قیام ایک مسجد میں تشریف لے گئے تو وہاں مولانا نور ترک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرمارہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رُخِ زیبا پر نظر پڑتے ہی انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فضائل و کمالات بیان کرنا شروع کردیئے یہ دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد سے

باہر تشریف لے آئے اور ہانسی میں قیام کا ارادہ ترک فرما دیا۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہرت کے نقصانات اور گمنامی کے فضائل کی وجہ سے ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی گمنامی کو شہرت پر ترجیح دیا کرتے اور شہرت و مرتبہ پانے سے خوفزدہ رہا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی اِحیاءُ العُلُوم میں حضرت سیّدنا بِشر حافی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْکَافِی کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں میں اپنی شہرت کا طالب ہو وہ آخرت کی لذت نہیں پا سکتا۔ اسی طرح شہرت کی اس خواہشِ بد میں دین و ایمان کی تباہی اور دو جہاں کی ذلت و رسوائی کا بھی شدید اندیشہ ہے چنانچہ حضرت سیّدنا بشر حافی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْکَافِی فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے شہرت کی چاہت کی ہو اور اس کا دین تباہ اور وہ خود ذلیل و رسوا نہ ہوا ہو۔ ایک بار حضرت سیّدنا حَوشَب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے روتے ہوئے فرمایا: (ہائے افسوس!) میرا نام جامع مسجد تک پہنچ گیا۔ [2]

سُبْحٰنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ! اِخلاص کے پیکر ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کی حُبِّ جاہ و مرتبہ سے خالی، عاجزی و انکساری والی کیسی مدنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کے باوجود لوگوں کی جانب سے ناقدری اور ناشناسی پر بھی

---

1 ... سوانح بابا فرید گنج شکر، ص ۳۲ ملخصاً، تذکرہ اولیائے پاکستان، ۱/ ۲۹۶ ملخصاً

2 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الشھرۃ الخ، ۳/ ۳۴۰ ملتقطاً

خوش ہوتے اور دُکھ تکلیف پہنچنے پر بھی رضامند رہتے۔ مگر آہ! ہماری قلبی بدحالی کا یہ عالَم ہے کہ دنیا میں مقام و مرتبہ پانے کے حریص و خواہش مند، اپنی عزت اَفزائی ہی میں خوش و خرم اور لوگوں کی جانب سے پذیرائی ہی ہمیں محبوب و پسند ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کی عاجزی واِخلاص پر مُشتمل ایسی مبارک سوچ نصیب ہو جائے کہ اسی میں ہمارے لئے دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

پاک پتن میں جلوہ گری

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ہانسی کو خیر باد کہا اور کچھ عرصہ آبائی قصبہ کھتوال (کوٹھے وال) میں رہائش رکھی مگر شہرت سے گھبرا کر یہاں سے بھی کوچ فرمالیا۔ یہ نورانیت بھرا قلب جب سفر کرتے ہوئے دریائے سَتلج کے کنارے ایک گُمنام اور چھوٹی سی جگہ "اجودھن" (پاک پتن شریف) کی حدود میں داخل ہوا تو یہاں کے باشندوں کو جوگیوں اور جادوگروں کا مُعتَقِد اور درویشوں سے دور بھاگتا ہوا پایا لہٰذا آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے یہاں قیام کا فیصلہ فرمایا اور جامع مسجد کے قریب مکان بنا کر اہلِ خانہ کے ساتھ رہنے لگے اس وقت آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی عمر مبارک تقریباً ستر برس تھی۔ لیکن جس طرح ممکن نہیں کہ مشک ہو اور خوشبو نہ پھیلے، سورج چمکے اور اُجالا نہ ہو اسی طرح یہ ممکن نہ تھا کہ خاندانِ چشت کا یہ آفتابِ معرفت کسی مقام پر چمکے اور لوگ اس کی نورانی کرنوں سے فیض یاب نہ

ہوں چنانچہ کچھ ہی عرصہ بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی شہرت چہار سُو پھیل گئی کہ پاک پتن میں ایک ایسا آفتاب طلوع ہوا ہے جو اپنی نورانی نظر ڈال کر ظاہر و باطن کو مُنوَّر کر دیتا ہے۔ شہرت سے گھبرا کر یہاں سے بھی کُوچ کا ارادہ فرمایا تو خواب میں پیر و مُرشد کی جانب سے پاک پتن میں ہی قیام کا حکم مِلا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے سنتِ مصطفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم کے پیکر ہوا کرتے ہیں اسی لیے ان کے کردار کی مٹھاس اس قدر لذیذ اور اتنی خوش ذائقہ ہوتی ہے کہ لوگوں کا ہجوم ان کے گرد جمع رہتا ہے، حضرت سیدنا بابا فرید گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا کردار بھی شہد کی طرح میٹھا اور ریشم کی طرح نرم و ملائم تھا۔

جوگی کی قبیح حرکتوں کا خاتمہ

قیامِ اجودھن (پاک پتن شریف) کے ابتدائی اَیّام کا واقعہ ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه جنگل میں تشریف فرما تھے۔ ایک بوڑھی عورت سر پر دودھ کی ہانڈی لئے گزری۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے دریافت فرمایا: امّاں کہاں سے آرہی ہو؟ کہاں جارہی ہو؟ سر پر کیا ہے؟ اس نے روتے ہوئے کہا: اے اللہ کے نیک بندے! اس قصبے میں ایک جوگی ہے جو غریبوں پر مصیبت ڈھاتا ہے۔ اس کے حکم سے کوئی

---

1 ... حیات گنج شکر ص ۳۴۲ ملخصاً وغیرہ

ذرہ بھی سر تابی (نافرمانی) کرتا ہے تو وہ اس پر بلا نازل کر کے تباہ کر دیتا ہے۔ جس سے جو چاہتا ہے اپنے چیلوں سے منگواتا ہے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ دودھ اُسی کے حکم پر لے جارہی ہوں۔ اگر نہ جاؤں گی تو میرے گھر پر جو دودھ ہے سب ابھی خون ہو جائے گا۔ اس گفتگو کی وجہ سے جو تاخیر ہوگئی ہے معلوم نہیں اس کی کیا سزا ملے گی؟ جوگی کے ظلم کی داستان سن کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے امّاں کو تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: بیٹھ جایئے! گھبرانے کی ضرورت نہیں، یہ سارا دودھ خوشی سے فُقَرا میں تقسیم کر دیجئے، آپ کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

اسی دوران جوگی کا ایک چیلا وہاں پہنچا اور اس نے بوڑھی عورت کو ڈانٹنا چاہا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: خاموشی سے بیٹھ جا۔ وہ جونہی بیٹھا اس کی زبان بند ہو گئی۔ اتنے میں دوسرا چیلا آ پہنچا۔ وہ بھی خاموش بیٹھ گیا۔ اسی طرح اس کے سارے چیلے آتے گئے اور بیٹھتے گئے۔ اگر کوئی اٹھنا چاہتا تو اٹھ نہ پاتا۔ اتنے میں جوگی بھی وہاں آ پہنچا۔ اپنے شاگردوں کی بے بسی دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا اور جادو کے ذریعے انہیں چھڑانے کی کوشش کرنے لگا مگر بے سود۔ جب اس کا کوئی حربہ کام نہ آیا تو بالآخر مجبور ہو کر عاجزی سے کہنے لگا: حضرت! میرے شاگردوں کو چھوڑ دیجئے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ایک شرط پر رہائی ہو گی، تو اس دِیار سے چلا جا اور کبھی ایسی ظالمانہ حرکتوں کا ارادہ بھی نہ کرنا۔ جوگی نے شرط مان لی اور اُسی وقت سارا سامان لے کر اجودھن سے چلا گیا۔ اس

طرح جوگی کے فتنے اور ظلم سے اجودھن کے سادہ لوح انسانوں کو نجات ملی۔[1]

اخلاق وصفات

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علومِ منقولات و معقولات کی اعلیٰ تعلیم پائی تھی۔ دین کے اَخلاقی اصولوں پر کامل دَسترس رکھتے تھے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اخلاقِ حسنہ سے واقف تھے۔گھر کے دینی ماحول اور اکابر علما و صلحا کی صحبت سے ان کی ذات اخلاقِ حسنہ اور شان صفاتِ کمالیہ کی مظہرِ اَتَم بن گئی تھی۔ توکل و قناعت ، صبر و رضا، ایثار و اخلاص ، عبادت و اِستغِراق، زُہد و تقویٰ، ریاضت و مجاہدہ، ترکِ دنیا، اِستِغناء، خوش اخلاقی، شیریں مَقالی، خدمتِ خلق عفو درگزر آپ کا شیوہ بن گیا تھا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تواضع

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تواضع و اِنکساری کے پیکر تھے اپنے ارادت مندوں کے حلقہ میں بھی نمایاں مقام پر بیٹھنے سے پرہیز فرماتے۔ مہمان نوازی کے لیے بلا تامل زحمت اٹھاتے۔ایک بار خانقاہ میں کچھ درویش آئے،

---

1 ... سیر الاقطاب مترجم، ص١٩٠ ملخصاً، خزینۃ الاصفیاء، ٢/ ١١٩، محبوبِ الٰہی، ص ٦١، وغیرہ

2 ... محبوبِ الٰہی، ص ٦٧

گھر میں جَوار کے سوا کچھ اور نہ تھا۔ خود ہی جوار پیسا اور روٹیاں پکا کر درویشوں کی ضیافت فرمائی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سادگی

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس کمبل پر دن میں بیٹھتے تھے اسی کو رات کے وقت اپنا بسترِ اِستراحت بنا لیتے اور تکیہ کی جگہ سر کے نیچے مرشد کا عصا رکھ لیتے۔[2]

عفو و درگزر

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور پھیلتی ہوئی شہرت کی وجہ سے اجودھن (پاک پتن شریف) کا قاضی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کُھلا دشمن بَن چکا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور آپ کے مُتَعلِّقِین کو رنج و تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا نیز شہر بھر کے اُمَراء اور رُؤساء کو بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلاف بھڑکاتا رہتا۔ لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بُردباری اور دَرگزر کا یہ عالَم تھا کہ دشمنوں کے ظلم و ستم برداشت کرتے رہتے نہ کبھی بدلہ لیا اور نہ ہی کبھی حرفِ شکایت زبان پر لائے۔ چنانچہ

---

1 ... محبوبِ الٰہی، ص۷۱

2 ... محبوب الٰہی، ص۶۹

ظالم کا انجام

ایک مرتبہ اسی قاضی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلاف ایک جھوٹا سوال نامہ تیار کرکے مدینۃ الاولیاء ملتان کے علماء و مفتیانِ کرام سے فتویٰ لینا چاہا اور لکھا: "ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو اہلِ علم ہونے کے باوجود اپنی حالت درویشوں جیسی بنا کر رکھے، ہر وقت مسجد میں رہے؟" علمائے کرام نے دریافت فرمایا: اس شخص کا نام کیا ہے؟ مجبوراً قاضی کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام ظاہر کرنا پڑا، جسے سنتے ہی علمائے کرام نے فرمایا: یہ سوال نامہ درست نہیں، تم اُس ہستی پر اِلزام لگا رہے ہو جن پر عُلما اور مجتہد بھی انگلی نہیں اٹھا سکتے۔ قاضی اپنی اس حرکت پر بظاہر شرمندہ تو ہوا مگر مخالفت اور ایذا رسانی سے باز نہ آیا۔ اس کے بغض و عِناد کی آگ مسلسل بھڑکتی رہی۔ مریدین اور متعلقین اس بات کی شکایت کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے: صبر کرتے ہوئے برداشت فرمائیے۔ قاضی کو ظلم وستم کرتے 18 سال کا طویل عرصہ گزر گیا بالآخر ظلم کا سورج یوں غروب ہوا کہ ایک دن قاضی حسبِ معمول آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں نازیبا کلمات کہہ رہا تھا اچانک اس پر فالج اور لَقوہ کا حملہ ہوا اور قاضی اسی وقت زمین پر آگرا۔ لوگوں نے دیکھا تو اس کا منہ ٹیڑھا ہو چکا تھا، زبان سُوج چکی تھی اور بالآخر وہ مر گیا۔ [1]

---

1 ... انوار الفرید، ص۲۴۴ تا ۲۵۲ ملخصاً، وغیرہ

ہر نیک بندے کا احترام کیجئے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: واقعی اللہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کی بہت بڑی شان ہوتی ہے۔ شانِ اولیاء سمجھنے کے لیے یہ حدیثِ پاک مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچہ سَیِّدُ الانْبِیاءِ وَالْمُرسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ”تھوڑا سا رِیا بھی شِرک ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی سے دُشمنی کرے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لڑائی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نیکوں، پرہیز گاروں، چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے کہ غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں، حاضر ہوں تو بُلائے نہ جائیں اور اُن کو نزدیک نہ کیا جائے، اُن کے دِل ہدایت کے چَراغ ہوں، ہر تاریک گرد آلود سے نکلیں۔“ (1)

ہمیں ہر پابندِ شریعت مسلمان کا اَدب واِحترام کرنا چاہیے کیونکہ بعض لوگ گُدڑی کے لعل (یعنی چھپے ہوئے بُزُرگ) ہوتے ہیں اور ہمیں پتا نہیں چلتا اور بسا اوقات اُن کی بے اَدَبی آدمی کو بَربادی کے عَمیق گڑھے میں گرا دیتی ہے چُنانچہ:

گُستاخ کا عبرت ناک انجام

منقول ہے: بارِش تھم چکی تھی، موسِم ٹھنڈا ہو چُکا تھا، سَرد ہوا کے جھونکے چل رہے تھے، پھٹے پُرانے لِباس میں ملبوس ایک دیوانہ ٹوٹے ہوئے جُوتے پہنے

1 ... مِشْکَاۃ، کتاب الرقاق، باب الریاوالسمعۃ، ۲/۲۶۹، حدیث: ۵۳۲۸

بازار سے گُزر رہا تھا۔ ایک حلوائی کی دُکان کے قریب سے جب گُزرا تو اُس نے بڑی عقیدت سے دُودھ کا ایک گرم گرم پیالہ پیش کیا۔ اُس نے بیٹھ کر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کہتے ہوئے پی لیا اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ کہتا ہوا آگے چل پڑا۔ ایک طوائف اپنے یار کے ساتھ اپنے مکان کے باہَر بیٹھی تھی، بارِش کی وجہ سے گلیوں میں کیچڑ ہو چکی تھی۔ بے خیالی میں اُس دِیوانے کا پاؤں پھسلا جس سے کیچڑ اُڑ کر طوائف کے کپڑوں پر پڑی۔ اُس کے یارِ بد اطوار کو غصّہ آیا، اُس نے دِیوانے کو تھپڑ رسید کر دیا۔ دِیوانے نے مار کھا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرتے ہوئے کہا: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو بھی بڑا بے نیاز ہے، کہیں دودھ پِلاتا ہے تو کہیں تھپّڑ نصیب ہوتا ہے، اچھا! ہم تو تیری رِضا پر راضی ہیں۔" یہ کہہ کر دِیوانہ آگے چل دیا۔ کچھ ہی دیر بعد طَوائف کا یار مکان کی چھت پر چڑھا، اُس کا پاؤں پھسلا، سَر کے بَل زمین پر گِرا اور مَر گیا۔ پھر جب دوبارہ اُس دِیوانے کا اُسی مقام سے گُزر ہوا، کسی شخص نے دِیوانے سے کہا: آپ نے اُس شخص کو بد دُعا دی جس سے وہ گِر کر مَر گیا۔ دِیوانے نے کہا: "خدا کی قسم! میں نے کوئی بد دُعا نہیں دی۔" اُس شخص نے کہا: پھر وہ شخص گِر کر کیوں مَرا؟ دِیوانے نے جواب دیا: بات یہ ہے کہ اَنجانے میں میرے پاؤں سے طَوائف کے کپڑوں پر کیچڑ پڑی تو اُس کے یار کو ناگوار گُزرا اور اُس نے مجھے تھپڑ رسید کیا، جب اُس نے مجھے تھپڑ مارا تو میرے پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ کو ناگوار گُزرا اور اُس بے نیاز عَزَّوَجَلَّ نے اُسے مکان سے نیچے پھینک دیا۔[1]

---

1 ... جنّتی محل کا سودا، ص ۷ ملخصًا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُدَرِّس(Teacher) دراصل وہ جوہری ہوتا ہے جو طلبہ(Students) کی صلاحیتوں کو تراش کر ہیرے کی طرح چمکدار اور جاذِبِ نظر بنا دیتا ہے اور یوں وہ اپنی صلاحیتوں کو ان میں منتقل کرکے علمی اَثاثہ محفوظ کردیتا ہے۔ صلاحیتوں کی منتقلی کا تمام تر دار و مدار دراصل "اندازِ تدریس" پر ہوتا ہے کیوں کہ پڑھانے کا خوب صورت انداز دل میں اتر جاتا اور ذہن میں اپنی جگہ خود بنالیتا ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علمِ تصوف کی معروف کتاب "عَوَارِفُ المَعَارِف" کے پانچ ابواب اور علمِ کلام کی مشہور کتاب "تمہید ابو شکور سالمی" حرفاً حرفاً پڑھی تھی۔[1] حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اندازِ تدریس ایسا دلچسپ اور عمدہ ہوا کرتا کہ سننے والے کا دل اس پر قربان ہونے کو چاہتا جیسا کہ سُلطان المَشَائخ محبوبِ الٰہی حضرت سید محمد نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حسنِ عبارت اور لطافتِ تقریر حضرت شیخ شُیُوخُ العالَم فریدُ الحقِ وَالدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں اس درجہ تھی کہ جب کوئی سنتا تو انتہائی ذوق و شوق کے عالَم میں بے اِختیار اس کا دل چاہتا کہ اس

1 ... فوائد الفواد مترجم، ص ١٦٠، انوار الفرید، ص ٢١٩

وقت موت آجاتی تو بہت اچھا ہوتا۔[1]

عُلوم و فُنون کے ماہر

اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بے شمار علوم و فُنون سے نوازا تھا ولایت کے منکرین بھی آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے تَبَحُّر اور اخلاقِ حَسَنہ کے گرویدہ ہو جایا کرتے تھے چنانچہ مولانا بدر الدین اسحاق بن منہاج الدین بخاری جو معقولات و منقولات کے بے نظیر فاضل تھے۔ شہر دہلی کے مغربی مدرسہ میں درس دیا کرتے تھے۔ وہ علمِ باطن کے شدید منکر اور درویشوں سے سوءِ باطن رکھتے تھے۔ اتفاقاً ان کو چند مشکل مسائل پیش آئے۔ معاصر علما ان علمی مشکلات کو حل کرنے سے قاصر تھے۔ ان مسائل کو لے کر مولانا بدر الدین بخارا کے لئے روانہ ہوئے دورانِ سفر اجودھن میں قیام کیا۔ ان کے ہم سفر رُفقا بابا فرید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی زیارت کے لئے آمادہ ہوئے۔ ان سے بھی بارگاہِ عالی میں چلنے کا اصرار کیا۔ مولانا نے بڑی بے اِعتِنائی سے یہ جواب دیا: تم جاؤ میں نے بہت سے ایسے شیخ دیکھے ہیں، ان کی صحبت میں وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ؟ لیکن رُفقا کا اِصرار بڑھا تو مولانا بدر الدین حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے آستانہ کرم پر پہنچے۔ تھوڑی دیر بعد بابا فرید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے مولانا کی طرف توجہ فرمائی۔ دورانِ

---

1 ... انوار الفرید، ص۲۱۸

گفتگو تمام پیچیدہ مسائل حل اور علمی دَقائق روشن ہوگئے۔ کشف اور علوم وفنون کی رَمز شَناسی نے مولانا کو اس قدر متاثر کیا کہ مشائخ سے ان کا انکار جاتا رہا اور سچی توبہ کرکے حلقۂ ارادت میں داخل ہوگئے۔ بخارا کا ارادہ ترک کرکے اجودھن ہی میں مقیم ہوگئے۔ شب وروز بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں رہ کر فیض حاصل کرتے۔ جنگل سے لکڑیوں کا گٹھا سر پر لاد کر باورچی خانہ کے لئے لاتے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دامادی اور خلافت کا شرف ملا۔ [1]

اَنْوَارُالفرید میں ہے کہ جب بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسئلہ حل فرمادیا تو حضرت سیدنا بدر الدین اسحٰق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے اختیار پکار اٹھے: **جس چیز کے لیے میں بخارا جانا چاہتا تھا اس سے کئی گنا زیادہ یہاں مل گیا۔** [2]

علمِ شریعت پڑھنے کا مقصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر کام کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے اسی طرح علمِ دین پڑھنے کا سب سے نیک مقصد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اس پر عمل کرنا ہے چنانچہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **علمِ شریعت پڑھنے کا مقصد اس پر عمل کرنا ہے نہ کہ لوگوں کو اَذِیَّت پہنچانا۔** [3]

---

1. ... محبوبِ الٰہی، ص۶۷
2. ... انوار الفرید، ص۲۱۹
3. ... انوار الفرید، ص۲۲۳

تمام عُلُوم پر عبور

حضرت ضیاء الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت سیدنا گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، مجھے فقہ و نحو وغیرہ سے واقفیت نہ تھی، بس علم اخلاق پڑھایا کرتا تھا میرے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت تو بہت بڑے فاضل ہیں اور آپ کی مجلس میں اہلِ علم جلوہ افروز ہوتے ہیں، اگر آپ نے مجھ سے اِن علوم سے متعلق پوچھ لیا تو میں کیا جواب دوں گا؟ بھری محفل میں شرمندگی ہوگی، کیا ہی اچھا ہو کہ حضرت مجھ سے صرف اس علم سے متعلق سوال کریں جس پر مجھے عبور حاصل ہے۔ میں ابھی یہ ہی سوچ رہا تھا کہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: مولانا! تَنقیحِ مُناظرہ کیا ہے؟ چونکہ یہ سوال میرے موضوع سے متعلق تھا اسی لیے مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی۔ میں نے نہایت عمدگی سے اس کا جواب عرض کیا۔ اس کے بعد حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سوال کے جواب میں جو بے نظیر تقریر فرمائی اور نکات بیان فرمائے وہ کبھی میرے خواب خیال میں بھی نہیں آئے تھے۔ اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تمام علوم پر دسترس حاصل ہے۔[1]

---

1 ... انوار الفرید، ص۲۲۱

دل جوئی نے دل جیت لیا

حضرت سیدنا فَصِیحُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کئی علوم پر عبور حاصل تھا بلکہ ایک موقع پر تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی علمی صلاحیت کالوہا دہلی کے علماء سے بھی منوالیا تھا۔ اسی لیے پہلے آپ کسی اور عالم کو خود سے برتر نہ سمجھتے تھے۔ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا امتحان لینے پاک پتن آئے اور آپ کی بارگاہ میں آکر مناظرانہ انداز میں سوالات کرنے لگے۔ حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مناظرانہ انداز پسند نہیں فرماتے تھے لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش رہے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مریدِ کامل حضرت سید محمد نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے رہا نہ گیا انہوں نے تمام سوالات کے نہایت مُدَلَّل جوابات دیے جس سے حضرت سیدنا فصیح الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سخت شرمندہ ہوکر واپس لوٹنا پڑا۔ ان کے جانے کے بعد حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ناراضی سے ارشاد فرمایا: آپ کے یوں جواب دینے سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے کیوں کہ مولانا فصیح الدین پِندارِ علم میں مبتلا تھے اور اس کے ٹوٹنے سے انہیں سخت تکلیف ہوئی، جایئے اور ان کی دل جوئی کیجیے۔ حضرت سیدنا نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے فوراً حضرت فصیح الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تشریف لائے اور معذرت کی۔ آپ کی معذرت

پر حضرت فصیح الدین نے کہا: ”مولانا! آپ معذرت کیوں کر رہے ہیں؟ آپ نے تو بالکل درست جوابات دیے تھے۔“ حضرت سیدنا نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: دراصل حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ آپ کی دل جوئی کو میرے جوابات پر ترجیح دیتے تھے اسی لیے میرے جوابات دینے پر ناراض ہوئے اور مجھے معذرت کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا فصیح الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت متاثر ہوئے اور حضرت سید محمد نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ پاکپتن حاضر ہوئے اور بیعت کی التجا کی۔ حضرت فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **میں اس شرط پر مرید کرتا ہوں کہ آپ اپنا پندارِ علمی باہر نکال دیجئے اور آئندہ کسی سے بھی بحث و مناظرہ نہ کیجیے، قرآنی حکم کے مطابق تبلیغِ حق حکمت سے ہونی چاہیے نہ کہ دباؤ سے۔ بحث و مناظرے میں شکست کھانے کے بعد دل میں ضد و نفرت پیدا ہوتی ہے اور حق قبول کرنے کی توفیق جاتی رہتی ہے پھر اس دروازے کو کھولنے میں بڑی دیر لگتی ہے۔** اس کے بعد حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فارسی اشعار میں جو نصیحت فرمائی اس کا ترجمہ کچھ یوں ہے: ”مانا کہ آپ رات بھر نمازیں پڑھتے ہیں اور دن کو بیماروں کی تیمار داری کرتے ہیں لیکن یاد رکھیے جب تک آپ اپنے دل کو غصہ و کینہ سے خالی نہیں کریں گے تو یہ سب کچھ کرنا ایسا ہی ہو گا جیسے ایک کانٹے پر سینکڑوں پھولوں کے ٹوکرے نچھاور کر دیے جائیں۔“ یہ سن کر حضرت مولانا فصیح الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بحث و مناظرہ سے توبہ کی پھر حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

آپ کو مرید فرمالیا۔[1]

امیر اہلسنّت سیرتِ گنج شکر کے مظہر ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً انسان کی زبان سے ادا کیے جانے والے الفاظ بہت اہمیت رکھتے ہیں کیوں کہ کبھی تو یہ الفاظ زہریلے تیر اور شعلہ بار گولے بن کر تباہی و بربادی کا سبب بن جاتے ہیں اور کبھی یہی الفاظ خوشبودار بارش بن کر طوفان برپا کرنے والی آگ کو بجھا کر فضا کو معطر و معنبر بنا دیتے ہیں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی زبان سے نکلنے والے الفاظ اور آپ کے حکمت سے بھرپور انداز کی یہ جھلک ہمیں پندرہویں صدی کی علمی و روحانی شخصیت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے روز مرہ کے معمولات میں واضح طور پر دکھائی دیتی ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی حکمت سے بھرپور نیکی کی دعوت سے کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہوئی بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ سینکڑوں کفار کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی، آپ کی زبان سے نکلنے والے الفاظ خوشبودار بارش بن کر جب بھی کسی بدکردار پر برستے ہیں تو اس کے کردار کا اُجڑا چمن حسنِ اخلاق کے پھولوں سے مہک اٹھتا ہے، باطن کا میل دُھل جاتا ہے اور وہ گناہوں سے تائب

---

[1] ... انوار الفرید، ص ۲۲۴ بتصرف

ہو کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے۔

آپ جیسا کوئی نظر نہیں آتا

سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے نواسے حضرت سیدنا وَحیدُ الدِّین چشتی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اجمیر سے پیدل چل کر پاکپتن تشریف لائے اور حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بیعت ہونے کے لیے عرض کی، آپ نے ارشاد فرمایا: میں تو ایک ریزہ آپ کے گھر سے مانگ کر لایا ہوں، یہ خلافِ ادب ہے کہ میں آپ سے بیعت لوں اور آپ کو مرید کروں۔ یہ سن کر حضرت سیدنا وَحیدُ الدِّین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه آپ کے قدموں میں گر گئے اور نہایت ہی عاجزی سے عرض کی: اے آقا! مجھے آپ جیسا کوئی نظر نہیں آتا، میں کہاں جاؤں، کس سے بیعت کروں تاکہ سعادت پاؤں، میں تو ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔[1]

سزا معاف کر دی

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ ایک جادوگر نے حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه پر جادو کر دیا جس کی وجہ سے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سخت بیمار ہو گئے، نہ بھوک لگتی نہ پیاس اور طبیعت پر

---

1 ... انوار الفرید، ص٢٦١

سخت بوجھ محسوس ہوتا۔ سلطان المشائخ حضرت خواجہ محمد نظام الدین اولیا اور حضرت مولانا بدر الدین اسحاق رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جادو کا پتا لگانے میں مصروف ہوگئے آخر کار ایک قبر سے آٹے کا پُتلا بر آمد ہوا جس میں بہت سی سوئیاں چبھی ہوئی تھیں، دونوں نُفُوسِ قُدسِیہ آٹے کا وہ پُتلا حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں لائے، جوں جوں سوئیاں نکالی گئیں توں توں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت میں بہتری کے آثار نمودار ہونا شروع ہوئے یہاں تک کہ آخری سوئی نکلتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ تندرست ہوگئے۔ پاک پتن کے حاکم نے اس جادوگر کو گرفتار کرکے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں روانہ کر دیا کہ آپ خود ہی اس کے لئے سزا تجویز فرمادیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صحت کی نعمت عطا فرمائی ہے لہٰذا میں جادوگر کو معاف کرتا ہوں۔ جادوگر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حسنِ اَخلاق سے اس قدر مُتاثِّر ہوا کہ فوراً قدموں میں گر پڑا اور توبہ تائب ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مریدوں میں داخل ہوگیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عفو ودَر گزر کرنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتِ مبارکہ ہے اور اللہ والے تو سنتوں پر عمل کرنے کے معاملے میں اپنی جان چھڑکتے ہیں ان کی زندگی کا کوئی بھی پہلو اِتّباعِ

1 ... انوار الفرید، ص۲۳۹تا۲۴۲ملخصا

سنت سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ حضرات اپنی زندگی پر یہ اصول نافذ کئے رکھتے ہیں کہ نیک کے ساتھ نیک اور برے کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا ہے، بُرائی کا جواب بُرائی سے دینے کے بجائے بَھلائی سے دینا ہے تاکہ کانٹوں کی جگہ پھول کِھلیں اور نفرت کی جگہ محبت کی دیوار کھڑی ہو۔ دورِ حاضر میں اس کی مثال شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ گرامی ہے جو خود آگے بڑھ کر اپنے حُقوق مُعاف کر رہے ہیں۔ چُنانچِہ مَدَنی وصیّت نامہ صفحہ 10 اور نَماز کے احکام صفحہ 463 پر وصیّت نمبر ۳۸ تا ۴۰ مُلاحَظہ ہو:

وصیت (نمبر ۳۸): مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔

وصیت (نمبر ۳۹): مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔

وصیت (نمبر ۴۰): قتلِ مسلم میں تین طرح کے حقوق ہیں (۱) حَقُّ اللہ (۲) حَقِّ مقتول اور (۳) حَقِّ وُرَثا۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو حَقُّ اللہ معاف کرنے کا مجھے اختیار نہیں البتّہ میری طرف سے اُسے حَقِّ مقتول یعنی میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت کے صَدقے محشر میں مجھ پر خُصوصی کرم ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت

میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہُوا ہو۔

مزید معلومات کے لئے "مَدَنی وصیت نامہ" مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مُطالَعہ فرمائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بابا فرید گنج شکر اور محاسبۂ نفس

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کو برائی کی رغبت دلانے والا اور رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کروانے والا یہ نفس ہی ہے جو ہر وقت ساتھ رہتا اور برائی پر ابھارتا رہتا ہے۔ یہ جتنا طاقتور ہو گا انسان اتنا ہی گناہوں کے عمیق گڑھے میں گرتا چلا جائے گا لہذا اس کی اصلاح کے لیے محاسبہ بہت ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں محاسبۂ نفس کو عقل مندی کی علامت قرار دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سمجھدار ہے وہ شخص جو اپنا محاسبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور احمق وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے انعامِ آخرت کی امید رکھے۔[1]

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں مشائخِ ہند کا مُتَّفَقَہ فیصلہ ہے: "ریاضت اور پرورشِ روح میں گنجِ شکر کی مانند کوئی درویش پیدا

1 ... مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث شداد بن اوس، ۶/۷۸، حدیث: ۱۷۱۲۳

نہیں ہوا۔"[1] اس کے باوجود نفس کی اصلاح اور محاسبے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انداز کیا خوب تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھوک کی شدت کے باوجود خواہشِ نفس پر قابو پانے کے لیے جنگلی درختوں کے بے مزہ پھل تناوُل فرماتے، مسلسل روزے رکھنے اور شب بیداری کی وجہ سے آپ نہایت کمزور ہوگئے تھے لیکن اس کے باوجود نفس کشی اور مجاہدے میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ روز بروز اضافہ ہی ہوتا رہا اور دنیا سے تشریف لے جانے تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہی معمول رہا۔[2]

سادہ اور کم کھانے کی تربیت

حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درویشوں کی کم اور سادہ کھانے کی عملی تربیت فرماتے تھے چنانچہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں درویشوں کو جس دن ٹَینٹ[3] (ٹے۔نْ۔ٹ)اور گلِ کَرِیر پیٹ بھر کر کھانے کو مل جاتے تھے وہ عید کا دن ہوتا تھا۔[4]

---

1 ... گلزارِ ابرار مترجم، ص۴۹

2 ... حیات گنج شکر، ص۳۶۷

3 ... اسے پنجابی میں ڈیلا، ہندی میں ٹینٹ اور انگریزی میں Caper Berry کہتے ہیں۔ اسے اچار میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی کے پھولوں کو گُلِ کَرِیر یا گُلِ کَرِیل کہا جاتا ہے۔

4 ... اخبار الاخیار، ص۵۲

نفس کی مخالفت

حضرت خواجہ سیّد محمد نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو انگور بہت پسند تھے۔ ایک مرتبہ نفس نے مطالبہ کیا کہ آج انگور ضرور کھانے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غور و فکر کرنے کے بعد قسم کھائی کہ آئندہ کبھی انگور نہیں کھاؤں گا اور نفس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے نفس! اب تیری یہ آرزو کبھی پوری نہیں کروں گا۔ حضرت مولانا بدرالدین اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو دن رات بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہتے تھے، قسم کھا کر فرماتے ہیں: خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باقی ساری عمر کبھی انگور نہیں کھائے تا کہ نفس غالب نہ آجائے۔[1]

سجدوں کی کثرت

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر بعض اوقات ایسی کیفیت طاری ہوتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ایک دن میں ہزار ہزار سجدے فرماتے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیوی آسائشیں چھوڑ کر اس قدر مشقت اور مجاہدے کرنا بہت ہی تکلیف کا سبب ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے نفسانی خواہشات سے خلاصی پا کر راحت محسوس

---

1 ... ہشت بہشت مترجم، افضل الفوائد، ص۹۶ ملخصاً

2 ... ہشت بہشت مترجم، افضل الفوائد، ص۹۷ ملخصاً

کرتے ہیں اور یوں بار گاہ الٰہی میں کئی انعامات سے نوازے جاتے ہیں، محاسبۂ نفس کی برکت سے ان کے ملفوظات میں وہ خوشبو پیدا ہو جاتی ہے جس سے بے عمل ان کے قدموں میں کھنچے چلے آتے ہیں، ان کی نصیحت بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے نورِ ہدایت بن جاتی ہے، حضرت سیدنا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا شمار بھی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے انہی نیک بندوں میں ہوتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے محاسبۂ نفس پر ابھارنے، دنیا سے بے رغبتی بڑھانے پر مشتمل پُر نور ملفوظات ملاحظہ کیجیے:

❀ جسم و تَن کی (ہر) خواہش پوری مت کرو کہ وہ بہت منہ پھیلاتا ہے۔
❀ موت کو کبھی اور کسی جگہ نہ بھولو۔
❀ جو آفت و بَلا آپڑے اسے نفسانی خواہش اور گناہ کا نتیجہ سمجھنا چاہیے۔
❀ اپنی طاقت و توانائی پر بھروسہ نہ کرو۔
❀ جب خدا کی مقرر کی ہوئی تکلیف تیری طرف ہو تو اس سے اعراض نہ کر۔
❀ اگر تم ساری خَلق کو اپنا دشمن بنانا چاہتے ہو تو تکبر کی صفت پیدا کرو۔

لذتِ نفس کی خاطر قرض نہ لیں

حضرت محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ ایک روز نمک موجود نہ تھا چنانچہ میں نے ایک دکان دار سے نمک قرض لیا اور کھانے میں ڈال دیا، جب کھانا حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی خدمت

میں پیش کیا تو انہوں نے لقمہ اٹھایا اور یہ فرماتے ہوئے واپس رکھ دیا: آج لقمہ بھاری محسوس ہو رہا ہے شاید یہ کھانا مُشْتَبَہ (شُبہ والا) ہے، یہ سنتے ہی میرے جسم پر لَرزہ طاری ہو گیا، اسی وقت عرض گزار ہوا: حضور! بظاہر کوئی وجہ سمجھ نہیں آرہی، اگر آپ خود ارشاد فرمادیں تو کرم نوازی ہو گی، چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت فرمایا: کھانے میں نمک کہاں سے آیا؟ میں نے عرض کی: ایک دکان دار سے ادھار لیا ہے۔ ارشاد فرمایا: لذتِ نفس کی خاطر قرض لینے سے بہتر ہے کہ درویش فاقے سے مر جائے۔[1] بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سمجھانے کے لیے مبالغہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا ورنہ ضرورتاً قرض لینے میں حرج نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام سوال کرنے اور قرض لینے کو اچھا نہیں جانتے اس لیے خود بھی قرض لینے سے بچتے اور اپنے متعلقین کو بھی بچنے کی ترغیب دیتے ہیں چنانچہ

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العَزیز کی خدمت میں عید سے ایک دِن قبل آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہزادیاں حاضِر ہوئیں اور بولیں: ”بابا جان! کل عید کے دِن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟“ فرمایا: ”یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھّے ہیں، اِنہیں دھو لو، کل پہن لینا!“ ”نہیں! بابا جان! آپ ہمیں نئے کپڑے بنوادیجئے“ بچّیوں نے ضِد

[1] ... انوار الفرید، ص ۱۳۲ ملخصاً

کرتے ہوئے کہا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میری بچیو! عید کا دِن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے، اُسکا شُکر بجالانے کا دِن ہے، نئے کپڑے پہننا ضروری تو نہیں!““ بابا جان! آپ کا فرمانا بیشک دُرُست ہے لیکن ہماری سَہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیرُ المؤمنین کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وُہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!“ یہ کہتے ہوئے بچّیوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بچّیوں کی باتیں سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دِل بھی بھر آیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خازِن (وزیر مالیات) کو بُلا کر فرمایا: ”مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لادو۔“ خازِن نے عَرض کی: ”حُضُور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جَزَاكَ الله تُو نے بیشک عُمدہ اور صحیح بات کہی۔“ خازِن چلا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بچّیوں سے فرمایا: ”پیاری بیٹیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پر اپنی خواہِشات کو قُربان کردو۔“[1]

میں جوڑنے والا ہوں

ایک مرتبہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں ایک عقیدت مند نے بطورِ تحفہ قینچی پیش کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سمجھانے کے لیے ارشاد فرمایا: مجھے قینچی نہ دو، میں کاٹنے والا نہیں بلکہ مجھے سوئی دو کہ میں جوڑنے

[1] ... مَعْدنِ اَخلاق، حصہ اوّل، ص۲۵۷

والوں میں سے ہوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خوشبو میں بَسی ہوئی سیرتِ مبارکہ کے اس مدنی پھول سے بھی احادیثِ مبارکہ کی نفیس اور پاکیزہ خوشبو آرہی ہے چنانچہ حضرت سیِّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) اس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا اور اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔(1)جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو(2)جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو اور(3)جو تم سے قطع تعلُّق کرے تم اس سے مِلاپ کرو۔[2]

صِلۂ رحمی سے متعلق ایک اور فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے مُشَامِ جاں مُعَطَّر کیجئے: تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلُّق نہ کرو اور ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو۔ اور اے اللہ کے بندو! تم آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔[3]

کر بھلا ہو بھلا

عام طور پر لوگ دولت اور طاقت کے گھمنڈ میں مخلوقِ خدا پر ظلم و زیادتی کی

---

1 ... اللہ کے سفیر، ص۳۳۷ ملخصاً

2 ... معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۴/۱۸، حدیث: ۵۰۶۴

3 ... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم التحاسد والتباغض، ص ۱۳۸۴، حدیث: ۲۵۵۹

اِنتہا کر دیتے ہیں اور اِقتدار کے نشے میں ایسے بدمَست ہو جاتے ہیں کہ غریب کی جائز شکایات سننا تو ایک طرف اس کا زبان کھولنا بھی اپنے وقار کے خلاف سمجھتے ہیں اور جب خود کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو پھر خدا یاد آتا ہے اور اولیاءُ اللہ کے دروازوں پر حاضری دیتے نظر آتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ پاک پتن شریف میں ایک مُنشی کے ساتھ پیش آیا جو اپنے ماتحتوں اور غریب عوام کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتا اور ظلم وزیادتی کرتے ہوئے بالکل نہ ڈرتا تھا اتفاقاً ایک بڑا عہدے دار اس سے کسی بات پر سخت ناراض ہو گیا اور مختلف حیلے بہانوں سے اسے پریشان کرنے لگا۔ مُنشی نے اسے منانے کی بہت کوشش کی مگر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بالآخر مُنشی حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کا طلب گار ہوا چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سفارشی رقعہ اسے لکھ کر دے دیا مگر اس عہدے دار پر سفارشی رقعہ کا کوئی اثر نہ ہوا اور وہ مُنشی کو مسلسل ستاتا رہا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ پریشان کرنے لگا۔ مُنشی حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہاری سفارش کر چکا ہوں مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا، شاید کوئی مظلوم تمہارے پاس بھی اپنی فریاد لے کر آیا ہو گا اور تم نے اس کی فریاد رَسی نہ کی ہو گی، یہ سنتے ہی وہ مُنشی کھڑا ہو گیا اور توبہ کرتے ہوئے یہ عہد کیا کہ آئندہ کسی کو تنگ نہیں کروں گا اور جہاں تک ممکن ہو گا ہر ایک کی خیر خواہی کروں گا اگرچہ فریاد لے کر آنے والے

میرے جانی دشمن ہوں۔ ابھی اِس توبہ اور عہد کو چند ہی دن گزرے تھے کہ وہی عہدے دار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سفارش پر عمل نہ کرنے کی مُعافی چاہی اور منشی سے راضی ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نصیحت ارشاد فرمائی: **اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے افسر تم سے اچھا برتاؤ کریں اور خوش رہیں تو تم بھی اپنے ماتحتوں سے اچھا برتاؤ کرو اور مظلوموں کی فریاد کو فوراً پہنچو ورنہ تمہاری دعا بھی قبول نہ ہو گی۔** [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حقوقُ العِباد کا خیال نہ رکھنے اور مخلوقِ خدا پر ظلم کرنے کی وجہ سے بھی انسان پر مُشکلات اور پَریشانیاں آتی ہیں لہٰذا طاقت و دولت کے نشے میں آکر نہ تو کسی غریب و مَظلوم کی بددُعا لینی چاہیے اور نہ ہی کسی بے گناہ پر ظلم ڈھانا چاہیے کیونکہ مظلوم کی دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے اور جب یہ ظالم و سخت دل شخص عذابِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گرفتار ہوتا ہے تو اس کی سب اَکڑ نکل جاتی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ظلم و ستم اور تمام برے افعال سے بچائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے ہر دم ڈرتا رہے کہ نہ جانے اس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **مظلوم کی بد دُعا سے بچو کہ یہ آسمانوں پر اٹھائی**

---

1 ... حیات گنج شکر، ص۳۵۸ ملخصاً

جاتی ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: مجھے میرے عزت و جلال کی قسم! میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ تاخیر سے ہو۔[1]

سخاوت و بے نیازی

ایک مرتبہ سلطان ناصر الدین محمود نے سپہ سالار اُلُغ خان (جو بعد میں غیاث الدین بلبن کے نام سے سلطان بنا) کو بہت ساری نقدی اور چار گاؤں کی ملکیّت کا پروانہ دے کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں بھیجا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: نقدی تو مجھے دے دو تاکہ میں اسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کر دوں جبکہ مِلکیّت نامہ واپس لے جاؤ کہ تمہیں اس کے بہت سے طلب گار مل جائیں گے، پھر مِلکیّت نامے کے پیچھے یہ سبق آموز تحریر رقم فرمائی: "بادشاہ ہمیں گاؤں دے گا تو احسان جتائے گا جبکہ رازقِ حقیقی بغیر احسان جتائے ہمیں دن رات رزق عطا فرماتا ہے۔" اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری نقدی غریبوں اور فقیروں میں تقسیم فرما دی۔ اُلُغ خان نے اسی موقع پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بادشاہ بننے کی بشارت پائی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ مالِ دنیا

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب القضاء، الترھیب من الظلم، ۳/۱۴۲، حدیث: ۲۰

2 ... شانِ اولیا، ص۳۷۹ ملخصاً، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، ۱۵/ ۳۴۱، سیر الاولیاء مترجم، ص۱۴۵، اقتباس الانوار، ص۴۶۹ ملخصاً

سے مُستَغنِی ہوتے ہیں اور اگر دنیا کا حقیر مال ان کے پاس لایا جائے تو اسے فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیا کرتے ہیں۔ اولیائے کرام کے وصال کے بعد ان کے مزارات پر دن رات تقسیم کیا جانے والا لنگر ان کے اِستغنا، مخلوقِ خدا کی خیر خواہی اور ان پر شفقت و مہربانی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یقیناً جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں دل کا استغنا عطا فرماتا ہے چنانچہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے: "جسے آخرت کا غم ہو گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو غِنا سے بھر دے گا اور اسکے بکھرے ہوئے کاموں کو سمیٹ دے گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔"[1]

مرید ہو تو ایسا!

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار اپنے مرید و خلیفہ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک دعا یاد کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: حضور! اگر اجازت ہو تو ایک مرتبہ (یاد کرنے سے پہلے) آپ کو سنا دوں تا کہ اعراب وغیرہ کی تصحیح ہو جائے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اجازت عطا فرمائی۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے

---

[1] ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی صفۃ اوانی الحوض، ۴/۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۳

پڑھنا شروع کیا، ایک جگہ پیرو مرشد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اعراب کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا: اس طرح پڑھئے۔ جو اعراب میں نے پڑھا تھا اگرچہ معنیٰ کے اعتبار سے وہ بھی درست تھا۔ میں نے دُعا یاد کر کے پیرو مرشد کو اسی طرح سُنا دی جیسے آپ نے اعراب بیان فرمایا تھا۔ مجلس سے باہر آیا تو حضرت مولانا بدرالدین اسحاق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے اس عمل پر میری تحسین فرمائی۔ حضرت محبوبِ الٰہی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: اگر نحو کا امام سِیبوَیہ بھی کہے کہ یہ اعراب اس طرح ہے تو میں اس کی بات نہیں مانوں گا بلکہ اُسی طرح پڑھوں گا جیسے میرے پیرو مرشد نے ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت مولانا بدرالدین اسحاق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: جس قدر حضرت کا آپ ادب ملحوظ رکھتے ہیں ہم میں سے کوئی نہیں رکھ سکتا۔[1]

نصیب اپنا اپنا

ایک مرتبہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا ایک مرید شکایت بھرے انداز میں عرض گزار ہوا: حضور! آپ کی خدمت میں رہتے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا مگر اب تک خلافت کی نعمت سے محروم ہوں جبکہ میرے بعد آنے والے کئی مرید اس نعمتِ عظمیٰ کو پاکر مختلف علاقوں میں مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو فیض

---

1 ... فوائد الفواد مترجم، ص۸۸ ملخصاً

پہنچانے میں مصروف ہیں، حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی شکایت بڑے صبر و تحمُّل سے سُنی پھر محبت بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنی قابلیَّت اور صَلاحِیَّت کے مطابق نعمت پاتا ہے میری طرف سے تمہارے معاملے میں کوئی کوتاہی نہیں ہوئی، تم میں بھی قابلیَّت و صَلاحِیَّت ہونی چاہیے تاکہ خلافت کا بار (یعنی بوجھ) اٹھا سکو، کچھ فاصلے پر اینٹوں کا ڈھیر تھا اچانک قریبی مکان سے ایک بچہ نکلا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے ارشاد فرمایا: فلاں مرید کے لئے ایک اینٹ اٹھا لاؤ، بچہ اچھی سی اینٹ اٹھا لایا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پھر فرمایا: فلاں مرید کے لئے بھی ایک اینٹ اٹھا لاؤ، بچہ پھر ایک اچھی سی اینٹ اٹھا لایا، اب کی بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی شکایت کرنے والے مرید کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اب اِس مرید کے لئے ایک اینٹ اٹھا لاؤ، بچہ اس بار ایک خراب سی ٹوٹی پھوٹی اینٹ اٹھا لایا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اسی مرید سے فرمایا: دیکھو! میں نے اس بچے کو خراب اینٹ لانے کے لئے نہیں کہا تھا تمہیں جو کچھ مِلا وہ تمہارا نصیب ہے اس میں میری کوئی کوتاہی نہیں، تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر راضی رہنا چاہیے اور جو بھی نعمت مل رہی ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔[1]

1 ... فوائد الفواد مترجم، ص۹۶ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، اس کی توفیق عظیم سعادت ہے اور اس میں نعمتوں کی حفاظت بھی ہے چنانچہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: بے شک! مومن میرے ہاں مقامِ خیر پر فائز ہے اور وہ میرے شکر میں مصروف ہوتا ہے کہ (اسی حالت میں) میں اس کی روح کو اس کے پہلوؤں کے درمیان سے کھینچ لیتا ہوں۔[1]

حُجَّۃُ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں مسلسل ملتی رہتی ہیں لہٰذا اسے چاہیے کہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ شکر کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں غور کرے، اس کی عطا پر راضی رہے اور اُس کی کسی نعمت کی ناشکری نہ کرے۔ جبکہ شکر کی انتہا یہ ہے کہ زبان سے بھی ان نعمتوں کا شکر کرے۔ بلاشبہ ساری مخلوق پوری کوشش کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نعمت کے شکر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اس لئے کہ شکر کی توفیق ملنا بھی ایک نئی نعمت ہے لہٰذا اس پر بھی شکر واجب ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... مسند احمد، مسند ابی ھریرہ، ۳/۲۸۵، حدیث: ۸۷۳۹

2 ... رسائل امام غزالی، منھاج العارفین، ص ۲۱۵

ہاتھ چومنے کی برکت

ایک مرتبہ دورانِ بیان حضرت سیّدنا بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بہت سارے گناہ گار قیامت کے دن بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی دَست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔ پھر ارشاد فرمایا: ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور بُرا میرے آگے رکھ دیا، بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا: اسے دوزخ میں لے جاؤ، اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا: ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں حضرت خواجہ سیِّد شریف زندانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دَستِ مبارک کو چوما تھا۔ اس دَست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! ان اللہ والوں کی پاکیزہ اور بابرکت صحبت کے کیا کہنے کہ جس کی برکت سے نہ صرف دنیا نکھرتی ہے بلکہ آخرت بھی سَنور جاتی ہے چنانچہ ۱۴۰۶ سنہ ھ میں امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پنجاب کے مدنی دورے پر تھے کہ ساہیوال میں ایک دہریے سے آپ کا آمنا

---

1 ... ہشت بہشت مترجم، اسرار الاولیاء، ص ۸۲ ۳ بتصرف

سامنا ہو گیا۔ وہ اپنے عقائدو نظریات میں بہت پختہ دکھائی دیتا تھالہذا بحث مباحثہ کی بجائے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس امید پر اسے کافی محبت و شفقت سے نوازا کہ ہو سکتا ہے کہ حسنِ اخلاق سے متأثر ہو کر وہ عقائدِ باطلہ سے تائب ہو جائے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو پاکپتن شریف میں مُنعَقِد ہونے والے اجتماعِ ذکر و نعت میں بیان کرنا تھا، لہذا وہ بھی آپ کے ہمراہ چلنے پر تیار ہو گیا۔ بذریعہ بس پاکپتن شریف پہنچنے کے بعد آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت سیدنا بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضری دی۔ وہ دہریہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ تھا۔ رات کے وقت اجتماعِ ذکر و نعت میں آپ نے اپنے مخصوص انداز میں رِقّت انگیز دعا کروائی حاضرین پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ دورانِ دعا آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے رو رو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کی ہدایت کے لیے دُعا کی۔ جب دعا ختم ہوئی تو اس دہریہ نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بڑی عقیدت کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے عرض کی: دورانِ دُعا ایک اَنجانے خوف کے سبب میرے توروَنگٹے کھڑے ہو گئے، اب میں نے توبہ کر لی ہے۔ پھر اس نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دَستِ مبارک پر دہریت سے باقاعدہ توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے حضور سیدنا غوث الاعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی غلامی کا پٹّا بھی اپنے گلے میں ڈال لیا۔[1]

---

1 ... انفرادی کوشش، ص۱۰۱

درسِ بابا فرید الدین گنج شکر

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جن اصولوں پر حضرت سیّد نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روحانی تربیت فرمائی نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن باتوں کی مستقل ہدایت فرماتے رہتے تھے، اجمالاً درج ذیل ہیں:

اخلاقی تعلیم

۞... اہل حقوق کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔

۞... دل کا زنگ دور کرنا چاہیے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمان ہے کہ لوہے کی طرح دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ قرآن کی تلاوت اور موت کی یاد سے دل کی صفائی ہو سکتی ہے۔[1]

۞... ہر قسم کے درویش کو اپنے پاس آنے دینا چاہیے۔

۞... ہر شخص سے خلوص اور ہمدردی کا برتاؤ ہونا چاہیے،

۞... جس انسان کا دل کینہ، بغض، عداوت سے پاک نہیں وہ معرفت کی راہ میں ناکام رہے گا۔

روحانی تعلیم

۞... مجاہدہ کے بغیر روحانی ترقی ممکن نہیں۔

---

1 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن، ۲/۳۵۳، حدیث: ۲۰۱۴ ملخصًا

۞...انسان کو کسی صورت میں بیکار نہیں رہنا چاہیے۔

۞...روزہ انتہائی مُؤثر عبادت ہے، نماز نوافل وغیرہ آدھا راستہ ہے، اور روزہ رکھنا دوسرا آدھا۔

۞...تہجد کی نماز مُؤثر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہر وقت آبدیدہ (یعنی خوفِ خدا سے آنسو بہانے) اور راحتِ دل کی دعا کرنی چاہیے۔

۞...جس آنکھ میں آنسو اور درد دل نہیں وہ محبتِ الٰہی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

۞...سورۂ یوسف پڑھنے سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

تنظیمی ہدایات

۞...خلافت اس شخص کو دینی چاہیے، جو علم، عقل اور عشق تینوں کا حامل ہو۔

۞...خلافت ناموں پر لکھنے والوں کے دستخط ہونے چاہییں، تاکہ خود غرض لوگ خلافت نامے وضع کرکے عوام کو دھوکہ نہ دے سکیں۔

۞...خلافت اصل میں وہ ہے جو روحانی اشارے پر دی جائے۔

۞...سلاطین واُمرا سے دور رہنا روحانی سعادت کے لیے ضروری ہے۔

۞...جو شخص اُمَرا اور شہزادوں سے تعلقات کا دروازہ کھول دیتا ہے اس کی آخرت خراب ہو جاتی ہے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

1 ... محبوبِ الٰہی، ص ۸۵

مرید کے درجات کی بلندی پر شکر

ایک مرتبہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلیفہ حضرت جمال الدین ہانسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بوڑھی خادمہ حاضر ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت فرمایا: ہمارا جمال کیسا ہے؟ بوڑھی خادمہ نے عرض کی: حضور! آپ کے جمال کو بلاؤں اور بھوک نے گھیر رکھا ہے، یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرائے اور فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ ہمارا جمال اچھی زندگی گزار رہا ہے۔[1]

اتباعِ شریعت کی تلقین

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے خلفاء اور مریدین کو وقتاً فوقتاً اِتّباعِ شریعت کی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو مَت ستانا، نہ کسی پر طعن و تشنیع کرنا، اپنے ظاہر کو محفوظ رکھنا، آنکھ اور زبان کی حفاظت کرنا اور انہیں رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مصروف رکھنا، یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو دل میں بسائے رکھنا، ذکر و تلاوت سے ہمیشہ اپنی زبان تَر رکھنا اور شیطانی وَسوَسوں سے دل کو بچائے رکھنا۔[2]

---

1 ... انوار الفرید، ص ۱۶۴ ملخصاً

2 ... شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر، ص ۱۳۱ بتغیر

محرومی کے چار اسباب

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: جو آدمی چار چیزوں سے بھاگتا ہے اس سے چار چیزیں دور کر دی جاتی ہیں: جو زکوٰۃ نہیں دیتا اسے مال سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جو صدقہ اور قربانی نہیں کرتا اس سے آرام چھین لیا جاتا ہے۔ جو نماز نہیں پڑھتا مرتے وقت اس کا ایمان چھین لیا جاتا ہے اور جو دُعا نہیں کرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دُعا قبول نہیں فرماتا۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ایمان و عافیت کے ساتھ زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

تو حسن کو اٹھا حسن کر کے　　ہو مع الخیر خاتمہ یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

درویشی کی شرائط

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درویشی کے موضوع پر مدنی پھول عطا

---

1 ... ہشت بہشت، راحت القلوب، ص ۲۲۰ ملخصاً

کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: درویشی ”پردہ پوشی“ کو کہتے ہیں اور اس کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں:(۱) آنکھ کو اندھا کرنا تاکہ دوسروں کا عیب دکھائی نہ دے۔ (۲) کان کو بہرا کرنا تاکہ غلط بات نہ سُن سکے۔(۳)زبان کو گونگا کرلینا تاکہ بے ہودَہ بات زبان سے نہ نکلے۔(۴)پاؤں کو لنگڑا کرلینا تاکہ گناہ کی جگہ نہ جاسکے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: جس شخص میں یہ چاروں عادتیں ہوں گی وہی درویش ہے خواہ اس کا لباس بَظاہر دنیا داروں کی طرح ہو اور جس میں یہ چاروں باتیں نہ ہوں وہ ڈاکو اور نفس پَرست ہے۔ پھر فرمایا: یہ (درویشی کی صفات) حضوریٔ دل سے حاصل ہوتی ہیں اور حضوریٔ دل لقمۂ حرام نہ کھانے سے حاصل ہوتا ہے۔ [1]

سات سو مشائخ کا فیصلہ

ایک مرتبہ بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: سات سو مشائخِ کرام رَحِمَہُمُ اللهُ تَعَالٰی سے سوال ہوا کہ سب سے زیادہ دانا کون ہے؟ تو سب نے یہی ارشاد فرمایا: دنیا سے قطعِ تعلّق کرنے والا۔ پھر دوسرا سوال ہوا کہ سب سے زیادہ بزرگ کون ہے؟ تو سب نے ایک ہی جواب دیا: وہ شخص جس کی (باطنی) حالت کسی بھی وجہ سے تبدیل نہ ہو، پھر پوچھا گیا: سب سے بڑھ کر مالدار کون ہے؟ تو فرمایا: قناعت کرنے والا۔ جب چوتھا سوال کیا گیا: سب سے زیادہ محتاج کون ہے؟ تو

1 ... سیر الاقطاب مترجم، ص ۱۹۲ ملخصًا

سب کا ایک ہی جواب تھا کہ قناعت چھوڑ دینے والا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ معاشرے میں ہر شخص نفسا نفسی کا شکار دکھائی دیتا ہے، نام نہاد ترقی کی اس دوڑ میں ہر کوئی دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتا ہے اور اس بھاگ دوڑ میں نہ تو حلال و حرام کی تمیز کرتا ہے اور نہ ہی آخرت کے نفع و نقصان کا خیال، یقیناً معاشرے میں اس بے راہ رَوی کی بڑی وجہ "قناعت" جیسی عظیم دولت سے محرومی ہے، یاد رکھیے! **قناعت وہ عظیم دولت ہے جو فقیر کے پاس ہو تو اسے بادشاہ بنا دیتی ہے جبکہ بادشاہ اس سے محرومی کی صورت میں فقیر ہوتا ہے۔**

قناعت کسے کہتے ہیں؟

خواہش کردہ اشیاء کے نہ ہونے کے وقت مطمئن رہنا قناعت کہلاتا ہے۔[2]

احادیثِ مبارکہ کے روشن اور وسیع ذخیرے سے قناعت کے مُتعلِّق چند قیمتی موتی ملاحَظہ کیجئے حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اسلام لایا اور اسے بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے قناعت کی توفیق عطا فرمائی تو وہ فلاح پا گیا۔[3]

---

1 ... سیر الاولیا مترجم، ص ۱۳۹ ملخصاً، اخبار الاخیار، ص ۵۴ ملخصاً

2 ... التعریفات للجرجانی، ص ۱۲۶

3 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، ۴/۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۵

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔**[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں غیروں کی محتاجی سے بچا کر صرف اپنا محتاج رکھے، چار روزہ اس نیرنگیٔ دُنیا کے دھوکے سے محفوظ رکھے اور موت سے پہلے موت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے، صرف اور صرف اپنی رضا کی خاطر تمام نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر و قناعت کی دولت عطا فرما کر ہمیں مفلسی سے بچائے۔

نہ محتاج کر تو جہاں میں کسی کا　　　مجھے مفلسی سے بچا یا الٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ظاہر و باطن ایک تھا

حضرت مولانا سیِّد بدرالدین اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ آخر دم تک رہا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلوت میں کوئی عمل کیا ہو یا کوئی بات ارشاد فرمائی ہو اور اسے لوگوں کے سامنے چھپایا ہو۔[2]

---

1 ... کتاب الزھد للبیھقی، ص ۸۸، حدیث: ۱۰۴

2 ... انوار الفرید، ص ۱۳۱ ملخصًا

اِستقامت کی دولت عطا فرمادی

حضرت محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حجرۂ خاص میں چہل قدمی فرما رہے تھے کہ میں اجازت لے کر حاضرِ خدمت ہوا تو شفقت سے فرمایا: جو چاہتے ہو طلب کرلو، میں نے عرض کی: حضور! استقامت چاہتا ہوں، چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے استقامت کی دولت سے مالا مال کردیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی بارگاہ میں بار بار حاضر ہوتے رہنا چاہیے کہ نہ جانے کب ان کی نگاہِ کرم ہم بے کَسوں پر پڑ جائے اور ہماری بگڑی بَن جائے اس ضمن میں ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے چنانچہ

فوجی افسر کے آنسو

ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا کہ تین فوجی افسران امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں ملاقات کی غرض سے حاضر ہوئے تو ایک مُبلِّغ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں مَدَنی ماحول کی برکتیں بتائیں۔ پھر امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے آستانے میں کھانے کی ترکیب ہوئی۔

ان اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کھانا تناول فرما

---

1 ... اخبار الاخیار، ص ۵۲ ملخصاً، مرآۃ الاسرار مترجم، ص ۷۸۱

رہے تھے، دیگر اَفراد بھی کھانے میں مصروف تھے کہ اتنے میں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ کھانے میں شریک ایک فوجی افسر کے رونے کی آواز سن کر میں نے جیسے ہی پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ فوجی افسر کے پورے جسم پر لرزہ طاری تھا اور اس کی ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں۔ وہ ٹکٹکی باندھے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے چہرے مبارک کی زیارت کر رہا تھا اور روتا جارہا تھا جبکہ نوالہ اس کے ہاتھ سے گر چکا تھا۔ کمرے میں عجیب رِقّت انگیز ماحول بن گیا۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے (اپنی زبان سے) نہ تو کوئی بیان فرمایا اور نہ ہی آپ نے کوئی ملفوظات ارشاد فرمائے بلکہ آپ تو کھانے میں مصروف تھے مگر وہ فوجی افسر صرف آپ کے چہرۂ مبارک کو دیکھ دیکھ کر روئے جارہا تھا۔ اللہ والوں کی زیارت سے رِقّتِ قلبی (خوفِ خدا کی وجہ سے دل کا نرم ہونا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جانے کی کیفیت) حاصل ہو جانا بہت بڑی سعادت ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

توکل صرف اللہ کی ذات پر

ایک بار حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیماری کی حالت میں لکڑی کا سہارا لے کر چہل قدمی فرمارہے تھے کہ اچانک رُک گئے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر

1 ... ٹی وی اور مووی، ص ۴۱ ملخصًا

ہو گیا، ہاتھ میں پکڑی ہوئی لکڑی فوراً دور پھینکی اور ارشاد فرمایا: کچھ لمحے پہلے مجھے خیال آیا کہ میں اس لکڑی کے سہارے چل رہا ہوں، پھر میں نے سوچا کہ انسان کا بھروسہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر ہونا چاہیے لہٰذا میں نے عصا پھینک دیا تا کہ میرا بھروسہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر رہے۔ پھر کافی دیر تک چہل قدمی فرماتے رہے مگر چہرۂ مبارکہ سے کسی تکلیف کا اظہار نہ ہوا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عاداتِ مبارکہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی 93 سالہ گلشنِ حیات کو عبادت و ریاضت کے مہکتے پھولوں سے سجایا اور پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کا گہوارہ بنایا۔ اس مُعطّر و مُعنبر گلشنِ حیات کے چند مدنی پھولوں سے آنکھوں کو ٹھنڈا کیجئے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رحم دلی اور حسنِ اَخلاق جیسے عمدہ اوصاف کے مالک تھے لوگوں کی دِلجوئی اور دِلداری میں طاقت بَھر کوشش فرمایا کرتے تھے جو مصیبت زَدہ حاضر ہوتا اس سے اتنی ہَمدَردی اور محبت سے مِلا کرتے تھے کہ اسے اپنے مصیبت زدہ ہونے کا احساس ہی نہ رہتا، چھوٹوں پر نہایت شَفقت فرمایا

---

1 ... جواہر فریدی، ص ۳۰۳ وغیرہ

کرتے، کوئی غلطی کر بیٹھتا اور عذر پیش کرتا تو اس کا عذر قبول فرمالیتے، اگر کوئی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ظلم وزیادتی کا نشانہ بناتا تو انتقام نہ لیتے اور معاف کر دیا کرتے۔ نہ تو کسی پر علمی بڑائی جتاتے اور نہ ہی کسی سے بحث ومُباحَثہ کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ علم عمل کرنے کے لئے پڑھنا چاہیے نہ کہ جھگڑا کرنے کے لیے۔ اسی طرح اپنے کلام کو بناوٹ اور نمائش سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ نکتہ چینی اور دل آزار گفتگو سے بھی پرہیز فرمایا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرض بالکل نہ لیتے چاہے فاقہ ہی کیوں نہ کرنا پڑ جاتا۔ مرید ساتھ ہوتے تو بطورِ عاجزی ان کے آگے آگے نہ چلتے، اکثر و بیشتر مریدین اور مُعتَقِدین کو علم و حکمت کے مدنی پھولوں سے نوازا کرتے، مریدوں کے سامنے بھی اپنی باطنی کیفیت چھپایا کرتے یہاں تک کہ اپنا نام ظاہر کئے بغیر اپنے ہی حکمت بھرے واقعات بیان فرمادیا کرتے تھے۔

فجر اور مغرب کے بعد خاص وظائف پڑھا کرتے جبکہ بعد نمازِ عصر سیّاحوں اور مسافروں سے ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ کسی جگہ تشریف لے جاتے تو مرید یا اہلِ محبت کے گھر ٹھہرنے کے بجائے مسجد میں قیام فرماتے۔ خود بھی نہایت سختی سے جماعت کی پابندی کرتے اور اپنے مریدوں کو بھی باجماعت نماز ادا کرنے کی تلقین ونصیحت فرمایا کرتے۔ (1)

1 ... انوار الفرید، ص۳۴۹تا۳۵۱ ملخصاً

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی پاؤں پھیلا کر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) نہ بیٹھتے، ہمیشہ دوزانو ہی بیٹھا کرتے تھے اگر تھک جاتے یا کچھ تکلیف ہوتی تو دونوں گھٹنے کھڑے کرکے پنڈلیوں کے گرد دونوں ہاتھوں کا حلقہ بنا کر ایک ہاتھ سے دوسرا ہاتھ تھام لیتے اور سر مبارک گھٹنوں پر رکھ لیتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صاف ستھرا رہنا پسند فرمایا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ ہر روز غسل کرنا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے معمولات میں شامل تھا۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ کتنے پیارے اور مہکتے ہوئے مدنی پھولوں کا گلدستہ ہے، روزانہ نہانا اور اپنے جسم و لباس کو صاف ستھرا رکھنا نہ صرف جسمانی اعتبار سے فائدہ مند ہے بلکہ اس میں دینی فوائد بھی بے شمار ہیں خاص طور پر نیکی کی دعوت دینے والوں کے لئے کہ اپنا حُلیہ سنتوں کے سانچے میں ڈھال کر ایسا ستھرا اور نِکھرا رکھیں کہ لوگ دیکھ کر گِھن نہ کھائیں بلکہ ان کی جانب مائل ہوں اور اچھے ماحول سے وابَستہ ہو کر قبر و آخرت کی تیاری میں مصروف رہیں۔ پاکیزہ اور نورانی فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کرکے اپنے دلوں سے میل کچیل دور کرکے انہیں پاک

---

1 ... انوار الفرید، ص۱۳۹ ملخصاً وغیرہ

صاف کیجئے چنانچہ مُعلِّم کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، پاکی پسند فرماتا ہے، ستھرا ہے، ستھرا پن پسند کرتا ہے۔(1) ایک اور مقام پر سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔(2)

مِری ہر ہر ادا سے یانبی سنت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

بابا فرید کا لباس

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علم و عمل کا پیکر ہونے کے باوجود پوری زندگی نہایت سادگی سے گزاری، کثرت سے تحفے تحائف اور درہم و دینار آتے لیکن عام طور پر نہایت سادہ اور بوسیدہ کپڑے پہننا پسند فرماتے کپڑے پھٹ جاتے تو اکثر خود ہی سی لیا کرتے۔ ایک روز کسی شخص نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں نیا کُرتا پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا دل رکھنے کی خاطر اس کُرتے کو زیبِ تَن فرمالیا، لیکن کچھ دیر بعد اپنے چھوٹے بھائی حضرت نجیب الدین

1 ...ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النظافۃ، ۳۶۵/۴، حدیث: ۲۸۰۸

2 ... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، ص ۱۴۰، حدیث: ۲۲۳

متوکل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ کہتے ہوئے عطا فرما دیا: مجھے پرانا کپڑا پہن کر جو سکون ملتا ہے وہ نئے کپڑوں میں نہیں ملتا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر پرانا کپڑا پہننے والوں کی خوش بختی کہ حدیثِ پاک میں اسے ایمان کی علامت قرار دیا ہے چنانچہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُر وقار ہے: کیا تم نہیں سنتے بے شک پرانے کپڑے پہننا ایمان سے ہے بے شک پرانے کپڑے پہننا ایمان سے ہے۔ (2)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں: اس کا مطلب (یہ ہے کہ) معمولی لباس پھٹے پرانے کپڑے پہننے سے شرم و عار نہ ہونا، کبھی پہن بھی لینا مؤمن متقی کی علامت ہے، ہمیشہ اعلیٰ درجہ کے لباس پہننے کا عادی بن جانا کہ معمولی لباس پہنتے شرم آئے طریقۂ متکبرین کا ہے۔ یہاں ایمان سے مراد کمالِ ایمان ہے۔ (3)

میں عمدہ لباس پہننے سے کتراتا ہوں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار

---

1 ... اخبار الاخیار، ص ۵۲ ملخصاً وغیرہ

2 ... ابوداؤد، کتاب الترجل، ۴/ ۱۰۲، حدیث: ۴۱۶۱

3 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۰۹ بتغیر

قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عموماً سادہ اور سفید لباس پسند فرماتے ہیں جبکہ سر پر چھوٹے سائز کا سادہ سبز عمامہ باندھتے ہیں۔ایک مرتبہ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں عمدہ لباس پہننا پسند نہیں کرتا حالانکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے بہترین لباس پہن سکتا ہوں۔ مجھے تحفے میں بھی نہایت قیمتی اور چمکدار قسم کے کپڑے دیے جاتے ہیں لیکن میں خود پہننے کے بجائے کسی اور کو دے دیتا ہوں کیونکہ ایک تو میرے مزاج میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سادگی عطا فرمائی ہے، دوسرا میرے پیچھے لاکھوں لوگ ہیں اگر میں مہنگے ترین لباس پہنوں گا تو یہ بھی میری پیروی کرنے کی کوشش کریں گے۔ مالدار اسلامی بھائی تو شاید پیروی کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں لیکن میرے غریب اسلامی بھائی کہاں جائیں گے؟ اس لئے میں اپنے غریب اسلامی بھائیوں کی محبت میں عمدہ لباس پہننے سے کتراتا ہوں۔[1]

حضرت بابا فرید کا بستر

حضرت محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے استعمال میں ایک چادر رکھا کرتے تھے جسے زمین پر بچھا کر تشریف فرما ہو جاتے، رات آتی تو اسے چارپائی پر بچھا لیتے وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ سِرہانا (تکیہ) ڈھانپتے تو پائینتی (یعنی چارپائی کا پاؤں کی جانب والا

[1] ... تعارف امیر اہلسنت، ص ۵۳ ملخصاً

حصہ) خالی ہو جاتا اور پائینتی کی جانب کھینچا جاتا تو سرہانا خالی رہ جاتا اور جب کبھی وہی چادر اَوڑھ کر آرام فرماتے تو پاؤں اس سے باہر رہ جاتے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صد ہزار آفریں ان مُبارَک ہستیوں پر جنہوں نے خدائے بزرگ وبَرتر عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے شاہی شان وشوکت، محلّات وباغات، غُلام و خُدّام اور دنیاوی زیب وزینت کو ٹھکرا کر سادگی وعاجزی اختیار کی، بھوک و پیاس کی مصیبتیں ہنس کر برداشت کیں اور کبھی بھی حرفِ شکایت لَب پر نہ لائے۔ یقیناً ان نُفُوسِ قُدسِیّہ نے آخرت کی قدر جان لی تھی، ان پر دنیا کی حقیقت آشکار ہو چکی تھی کہ دنیا بے وفا ہے اس کی نعمتیں زوال پذیر ہیں اور ان عارضی لذتوں کی خاطر دائمی خوشیوں کو نظر انداز کر دینا عقل مندوں کا کام نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً سمجھدار لوگ وہی ہیں جو باقی رہنے والی خوشیوں کو فانی خوشیوں پر ترجیح دیتے ہیں اور دُنیاوی مصائب وتکالیف کو صبر و شکر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پاکیزہ ہستیوں کے صَدْقے ہمیں بھی اَعمالِ صالحہ پر اِستقامت عطا فرمائے اور ہر حال میں اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

1 ... فوائد الفواد مترجم، ص۱۲۷ وغیرہ

افطاری کا سامان

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے۔اِفطار کے وقت خادم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ایک گلاس پانی میں منقیٰ کے چند دانے ڈال کر شربت کی صورت میں پیش کر دیا کرتا جس میں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آدھا بلکہ دو تہائی تو مریدوں کو عطا فرما دیتے اور باقی خود نَوش فرمالیا کرتے اور کبھی کبھار کسی کی طلب پر اس میں سے بھی کچھ بچا کر عطا فرما دیتے۔اگر گھر میں آٹا ہوتا تو دو روغنی روٹیاں پیش کر دی جاتیں،ایک روٹی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاضرین میں تقسیم فرما دیتے جبکہ دوسری خود تناول فرماتے اور بعض اوقات اس میں سے بھی کچھ حصہ مریدوں کو عطا فرما دیتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت،امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی شہرہ آفاق تالیف "فیضانِ سنت" جلد اول صفحہ 792 پر ارشاد فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی نَفْس مارنے کی ادائیں مرحبا! انہوں نے مُنَقّٰی کا خوب انتِخاب فرمایا۔سوکھے ہوئے چھوٹے انگور کِشمش اور سوکھے ہوئے بڑے انگور منقّٰی کہلاتے ہیں۔اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب،دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے:اسے کھاؤ یہ (مُنَقّٰی) بہترین کھانا ہے،(مُنَقّٰی) اَعصاب (یعنی

---

1 ... اخبار الاخیار،ص ۵۲ ملخصًا وغیرہ

نَسوں اور پٹّھوں) کو مضبوط کرتا، کمزوری کو دور کرتا غصّہ کو ٹھنڈا کرتا، بلغم کو دور کرتا، چِہرے کی رَنگت نکھارتا اور مُنہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ (1)

کشمش کا پانی پینا سُنت ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے کشمش بھگوئی جاتی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کا پانی اُس روز، دوسرے روز اور بعض اوقات اس کے بعد والے دن شام تک بھی نوشِ جان فرماتے۔ اسکے بعد اس کے بارے میں حکم فرماتے تو خادمین اسے پی لیتے یا اسے بہادیا جاتا۔ (کیونکہ بعد میں اُس میں تغیُّر آجاتا اس لئے بہادیا جاتا)۔ (2)

مُنَقّٰی دوا بھی ہے اور غذا بھی، اس کو چاہیں تو یونہی یا چاہیں تو چھلکا اتار کر مناسب مقدار میں کھالیجئے مشہور مُحَدِّث حضرت سیِّدُنا امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جسے احادیثِ مبارَکہ حِفْظ کرنے کا شوق ہو وہ (مناسب مقدار میں) مُنَقّٰی کھائے، مُنَقّٰی بیج سمیت بھی کھاسکتے ہیں بلکہ امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُنَقّٰی کے بیج مِعدے کی اِصلاح کرتے ہیں۔

مُنَقّٰی چند گھنٹے پانی میں بھگو کر رکھ دیجئے پھر اِس کا چِھلکا اُتار کر گُودا نکال

---

1 ... کشف الخفاء، حرف الکاف، ۲/۱۰۶، حدیث: ۱۹۴۷

2 ... ابوداؤد، کتاب الاشربة، باب فی صفة النبیذ، ۳/۴۶۹، حدیث: ۳۷۱۳

لیجئے۔ مُنَقّٰی کا گُودا پھیپھڑوں کیلئے اِکسیر اور پُرانی کھانسی کیلئے مفید ہے۔ گُردہ اور مَثانہ کے درد کو مٹاتا، جگر اور تِلّی کو طاقت دیتا، پیٹ کو نَرْم کرتا، مِعدہ مضبوط کرتا اور ہاضِمہ دُرُست کرتا ہے۔[1]

مل کر کھانا کھاؤ

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ میں کئی اَفراد ایک ہی تھال میں کھانا کھایا کرتے تھے چنانچہ حضرت نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے بارگاہِ مرشد سے حکم تھا کہ جمال الدین اور بدر الدین اسحاق (قُدِّسَ سِرُّہُمَا) کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا کروں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مل کر کھانا کھانے سے دینی اور دنیاوی دونوں طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں چنانچہ سرکارِ مدینہ منوَّرہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے کہ اِکٹّھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ بَرَکت جماعت کے ساتھ ہے۔[3]

سیر ہونے کا نسخہ

حضرت سیِّدُنا وَحشی بن حَرب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دادا جان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

---

1 ... فیضانِ سنت، ۱/ ۷۹۳ ملتقطاً

2 ... انوار الفرید، ص ۱۳۴ ملخصاً

3 ... ابن ماجۃ، کتاب الاطعمۃ، باب الاجتماع علی الطعام، ۴/ ۲۱، حدیث: ۳۲۸۷

سے رِوایت کرتے ہیں کہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کھانا تو کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے؟ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تُم الگ الگ کھاتے ہوگے؟ عَرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: مل بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور بِسۡمِ اللہ پڑھ لیا کرو تمہارے لئے کھانے میں بَرَکت دی جائے گی۔ (1)

مل کر کھانے میں معدے کا علاج

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: پِتھالوجی کے ایک پروفیسر نے اِنکشاف کیا ہے جب مِل کر کھانا کھایا جاتا ہے تو سب کھانے والوں کے جراثیم کھانے میں مِل جاتے ہیں اور وہ دوسرے اَمراض کے جراثیم کو مار ڈالتے ہیں نیز بعض اوقات کھانے میں شِفاء کے جراثیم شامل ہو جاتے ہیں جو مِعدہ کے اَمراض کیلئے مفید ہوتے ہیں۔ (2)

نکاح کا واقعہ

۶۲۱ھ / 1215ء میں حضرت خواجہ بختیار کاکی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے حضرت بابا فرید گنج شکر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو نکاح کی تلقین فرمائی تو نگاہیں جھکا کر ادب و احترام

---

1 ... ابوداوٗد، کتاب الاطعمۃ، باب فی الاجتماع علی الطعام، ۳/۴۸۶، حدیث: ۳۷۶۴

2 ... فیضانِ سنت، ۱/ ۱۹۹ ملتقطاً

کے ساتھ عرض گزار ہوئے: ڈرتا ہوں کہ اگر اولاد نافرمان نکلی تو بروزِ قیامت بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں شرمندگی ہوگی، یہ سن کر حضرت خواجہ بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جو اولاد اچھی ہو وہ تمہاری اور جو بُری نکلے اسے ہمارے سپرد کر دینا، اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے اور ہم جانیں، پیر و مرشد کی زبانِ اَقدس سے یہ کلمات سن کر حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سنتِ نکاح ادا کی۔[1]

صبر و توکل کا گھرانہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھرانہ صبر و توکل کا زندہ نمونہ تھا۔ بڑے بڑے اُمراء و سَلاطین کی جانب سے قیمتی تحائف اور درہم و دینار آتے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہیں فوراً فقرا اور مساکین میں تقسیم فرمادیتے اور اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھتے فَقر و فاقہ اور تنگدَستی کا یہ عالَم تھا کہ گھر میں استعمال کی معمولی چیزیں بھی نہ ہوتیں، جنگلی پھلوں پر ہی اہل و عیال کا گزارا ہوتا تھا اور وہ بھی پیٹ بھر نہ ہوتا، مزید فرماتے ہیں کہ ایک بار رمضان المبارک میں حاضری کی سعادت سے بَہرہ مَند ہوا تو دیکھا کہ حاضرین کے سامنے جو کھانا رکھا ہے وہ سب کے لئے ناکافی

---

1 ... حیات گنج شکر، ص ۳۸۰ ملخصاً

ہے، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں ایک دن بھی شِکم سیر ہو کر نہ کھا سکا تھا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنت جلد 1 صفحہ 655 پر فرماتے ہیں: ہمارے یہاں عُموماً دن میں تین بار کھانے کا معمول ہے۔ اگرچِہ یہ گناہ نہیں مگر سنّت بھی نہیں، کھانے پینے کے شوق نے یہ انداز دیا ہے۔ یہ بات ذِہن نشین فرمالیجئے کہ جو جتنا زیادہ کھائے گا قیامت میں حساب اُس کے ذمّہ اُتنا ہی زیادہ آئے گا۔ روزانہ ایک بار کھانا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ عادِیّہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سنّت پر عمل کرتے ہوئے کئی بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا دن میں صِرف ایک بار کھانے کا معمول رہا ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص اِس سنّت پر عمل نہ کرے تو اُس کو ملامت نہیں کی جائے گی۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک شریف اِختیاری تھی، چُنانچِہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے میرے لیے یہ پیش فرمایا کہ میرے واسطے مکّہ مُکرّمہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے، مگر میں نے عرض کیا: یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے تو یہ پسند ہے کہ اگر ایک دن کھاؤں، تو دوسرے دن بھوکا رہوں، تاکہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف گریہ وزاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب

---

[1] ... سوانح بابا فرید گنج شکر، ص ۳۳ ملتقطاً

کھاؤں تو تیرا شکر و حمد کروں۔[1]

سلام اُن پر شکم بھر کر کبھی کھانا نہ کھاتے تھے
سلام اُن پر غمِ اُمّت میں جو آنسو بہاتے تھے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبادت واِستغراق

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشاء کی نماز پڑھ کر تمام رات عبادت اور اِستغراق میں مشغول رہتے تھے، رمضان المبارک میں روزانہ رات کو دو قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔[2] اس سلسلے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں 30 سال تک اس قدر مُجاہدات میں مشغول رہا کہ نہ دن کو دن سمجھا، نہ رات کو رات، دن بھر تلاوتِ قرآن سے اپنی زبان تَر رکھتا جبکہ رات بَھر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مناجات کرتا اور نوافل وعبادت میں مصروف رہتا تھا۔[3]

ریاضات ومجاہدات

ابتدا میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صومِ داؤدی (یعنی ایک دن چھوڑ کر روزہ) رکھا

---

1 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الکفاف والصبر علیہ، ۱۵۵/۴، حدیث: ۲۳۵۴

2 ... ہشت بہشت مترجم، افضل الفواد، ص۶۴۵

3 ... سوانح بابا فرید گنج شکر، ص۳۸ ملخصاً

کرتے تھے ایک دن حضرت شیخ علی میرٹھی بابا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے، کھانا کھاتے وقت دل میں خیال آیا اگر حضرت بابا فرید گنج شکر (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) روزانہ روزہ رکھتے تو کتنا اچھا ہوتا، حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نورِ باطنی سے یہ بات جان لی لہذا فرمایا: آج سے عہد کرتا ہوں کہ ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، پھر اپنے اس عہد پر آخری عمر تک قائم بھی رہے۔[1]

بارگاہِ فریدی کا جلال

جب حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مریدوں اور خدمت گاروں کے درمیان جلوہ فرما ہوتے تو رعب و جَلال کا یہ عالم ہوتا کہ لوگ دوزانو اور دَست بَستہ بیٹھے رہتے ان کی آنکھیں جھکی ہوتیں جبکہ کبھی کبھار اس قدر خاموشی طاری ہوتی کہ لوگوں کے سانسوں کی آواز صاف سنائی دیتی۔[2]

طریقۂ بیعت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِصلاحی جدوجہد کا آغاز دینی تربیت سے ہوتا تھا شریعت کی خلاف ورزی ذرا برداشت نہ کرتے، ارکانِ اسلام کی پابندی پر بہت زور دیتے اور مرید کرتے وقت ہر ایک سے یہ عہد لیا کرتے کہ ”میں اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت

1 ... سوانح بابا فرید گنج شکر، ص۳۹
2 ... اللہ کے سفیر، ص۳۱۵ ملخصاً

سے عہد کرتا ہوں کہ اپنے ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں کو خلافِ شرع باتوں سے بچاؤں گا اور احکامِ شریعت بجالاؤں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ [1]

مدنی تربیت گاہ

لوگوں کی اِصلاح وتربیَّت کا کام کرنے والے اس حقیقت کو بخوبی جانتے ہیں کہ انسان کے کردار کی بناوٹ اور اس کے اَفکار و اِحساسات کی بلندی وپستی میں اس کے ماحول کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ اگر ماحول تبدیل نہ کیا جائے تو اِصلاحِ باطن کی تمام تر کوششیں بھی اکثر رائیگاں ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے مشائخِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اپنے مریدوں کو اپنی صحبت کا شرف بخشا کرتے اور خانقاہوں اور مدنی تربیَّت گاہوں کا انتظام فرمایا کرتے تھے تاکہ ہر آنے والا ان مدنی تربیَّت گاہوں میں اچھی صحبت، دینداری، تقویٰ اور خلوص کے ساتھ ساتھ شیخ کی نورانی محبت کی چاشنی کا ذائقہ چکھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان میں داخل ہو کر بڑے بڑے گناہ گاروں کے خیالات یک دَم بدل جاتے اور دل میں مدنی انقلاب بَرپا ہو جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی خانقاہ میں نئے آنے والوں کے ساتھ پورے خلوص اور ہمدردی کا بَرتاؤ کیا جاتا جس سے ان کے درمیان بھائی چارے اور محبت کی فضا قائم ہو جاتی اور وہ خانقاہ کے مدنی ماحول میں پوری طرح ڈھلنے کے لئے ذِہنی طور پر تیار

1 ... حیات گنج شکر، ص۴۷۶

ہو جاتے۔[1]

خانقاہِ فریدی کا اصول

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے خلفاء کو دوسرے بزرگوں کی خدمت میں بھیجا کرتے تاکہ ایک دوسرے سے تعلق قائم ہو جائے اور دینِ اسلام کی روشنی پھیلانے کا کام آسان ہو جائے نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اَصحاب کو فارغ نہ رکھتے اور کوئی نہ کوئی خدمت اور ذمہ داری ضرور عطا فرماتے چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی۔[2]

صوفیانہ کاوِشیں

دینِ اسلام کی ترویج واِشاعت کے سلسلے میں صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کے دو پہلو بڑے نُمایاں ہوتے ہیں: ایک یہ کہ مسلمانوں کو پکا دیندار، متقی اور پرہیز گار بنانا نیز ان کی ظاہری وباطنی اصلاح کرتے ہوئے انہیں راہِ سلوک کے بلند مراتب طے کروانا، دوسرا غیر مسلموں کو اپنے اَخلاق و محبت کی کَشش سے کفر و شرک کے گہرے اور تاریک غار سے نکال کر اسلام کی روشنی میں لانا، جس زمانے میں حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پاک پتن تشریف لائے تو شہر اور مُضافات میں غیر مسلم قومیں بکثرت آباد تھیں، یہ لوگ سخت وحشی، وَہم پرست، جاہل اور چھوت

---

1 ... حیات گنج شکر ص ۷۷ ملخصاً
2 ... حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری ص۶۶، ۶۰ بتغیر

چھات کے مریض تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کو اسلام کی حقّانِیّت سے آگاہ کیا یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی کے فیض سے ہزاروں آدمی حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے اور سینکڑوں نے ولایت کے مَدارِج طے کئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظرِ فیض اثر سے گمراہ ہادی اور چور ولی بن گئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دینی خدمات

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے جو کارنامے سَر انجام دیئے ان میں نمایاں کارنامہ عبد اللہ میمون ایرانی کے شاگرد احمد قَرامِطہ کا رَدِّ بَلیغ ہے جو اسلامی ممالک میں اپنے باطل عقائد کا پَرچار زور شور سے کر رہا تھا کہ جو کچھ کرنا ہے یہاں کر لو جنت و دوزخ کا کوئی وجود نہیں، آخرت میں نہ تو نیکیوں کی جزا ملے گی اور نہ برائیوں کی سزا ہو گی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسلامی ملکوں کا دَورہ کرتے ہوئے ایک عالِمِ باعمل اور صوفیِ باصَفا ہونے کی حیثیت سے ان گمراہ کُن خیالات و عقائد کی شِدّت سے مُخالَفت کی اور اس کے پَرخچے اُڑا کر رکھ دیئے۔[2]

---

1 ... انوار الفرید ص۱۱۴ تا ۱۱۵ ملخصاً

2 ... انوار الفرید ص۱۱۲ ملخصاً

سلسلہ چشتیہ فریدیہ

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان آج بھی اسی آن بان سے جاری ہے جس طرح پہلے تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلفاء دَر خلفاء آج بھی مَسندِ خلافت پر تشریف فرما ہو کر خَلقِ خدا کی ہدایت و اِصلاح میں مشغول ہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سلسلۂ طریقت کو نہ صرف برِّصغیر پاک و ہند میں عظیم الشان کامیابی ہوئی بلکہ ایران، افغانستان، ترکی، عرب، مصر اور فلسطین میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلفاء پہنچے اور سلسلہ عالیہ چِشتیہ کے فیضان کو عام کیا۔ اس عظیم الشان کامیابی کا سہرا جن خلفاء کے سر سجتا ہے ان میں سلطانُ المشائخ، محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، مخدومُ المشائخ حضرت خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اسمِ گرامی نمایاں ہیں۔ (1)

بال مبارک کی کرامت

محبوبِ الٰہی حضرت سیِّدنا نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر تھا کہ اس اَثناء میں آپ کی داڑھی مبارک سے ایک بال گرا، جو میں نے فوراً اٹھالیا اور آپ

1 ... مقام گنج شکر، ص۱۸۳ ملخصاً وغیرہ

سے عرض کی کہ اگر اجازت مرحمت فرمائیں تو اسے تعویذ بنالوں؟ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اجازت عطا فرمائی۔ میں نے اس بال مبارک کو بااہتمام کپڑے میں باندھ کر محفوظ کرلیا اور دہلی میں جو کوئی بھی بیمار میرے پاس آتا اسے یہ تعویذ اس شرط پر دیتا کہ وہ درست ہونے کے بعد اسے واپس لوٹا دے گا۔ میں نے جسے بھی یہ تعویذ دیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ہمیشہ صحت یاب ہوا۔ ایک مرتبہ میرے عزیز دوست تاج الدین مینائی کا لڑکا سخت عَلیل ہوا اور وہ یہ مبارک تعویذ لینے حاضر ہوئے لیکن حکمِ خدا سے تلاش کرنے کے باوجود یہ تعویذ مجھے نہ ملا اور تاج الدین کا صاحبزادہ انتقال کرگیا۔ کچھ عرصہ بعد ایک اور صاحب تعویذ کے لئے آئے تو یہ تعویذ وہیں طاق سے فوراً مل گیا جہاں میں پہلے تلاش کرچکا تھا۔ چونکہ تاج الدین کے بیٹے کی قسمت میں شفا نہ تھی اسی لئے یہ مبارک تعویذ وہاں سے گم ہوگیا اور بعد ازاں وہیں سے مل گیا۔ (1)

درویش کی طاقت

حضرت محبوب الٰہی سیّد نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں چند لوگ حاضر ہوئے اور بطورِ امتحان کچھ سوالات کیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس اس وقت

---

1 ... خزینۃ الاصفیاء، ۲/ ۱۳۱ ملخصًا وغیرہ

لکڑیوں کا ایک گٹھار کھا ہوا تھا۔ ایک نے سوال کیا کہ درویش کو کس قدر روحانی قوت حاصل ہوتی ہے؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے لکڑیوں کے گٹھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اگر اس گٹھے کو کہے تو یہ سونے کا بن جائے۔ یہ **کلمات** آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی زبان سے ابھی نکلنے نہ پائے تھے کہ لکڑیوں کا گٹھا سونے کا بن گیا۔ [1]

حضرت بابا فرید کے مہکتے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے سنہرے حروف سے لکھے جانے والے مبارک کلمات آج بھی اپنی چمک دمک کے ذریعے آنکھوں کو خیرہ کر رہے ہیں چند ایک ملاحظہ کیجئے اور اپنی نورِ بصیرت میں اضافہ کیجئے۔

- ...دشمن کی دشمنی اس سے مشورہ کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔
- ...ہنر حاصل کرو اگرچہ ذلت اٹھانی پڑے۔
- ...دو آدمیوں کا کسی معاملے میں مشورہ کرنا ایک آدمی کے دو سال کے غور و فکر سے بہتر ہے۔
- ...ایسی چیز بیچنے کی کوشش مَت کرو جسے لوگ خریدنے کی خواہش نہ کریں۔
- ...مُتکبِّر آدمی کے سب لوگ دشمن ہو جاتے ہیں۔

---

1 ... ہشت بہشت مترجم، افضل الفوائد، ص۵۵٦ ملخصاً

❀...اپنے عیبوں کو ڈھونڈتے رہنے کی عادت بناؤ۔

❀...ہر کسی کی روٹی مَت کھاؤ بلکہ ہر شخص کو اپنی روٹی کِھلاؤ۔

❀...گھٹیا آدمی وہ ہے جو ہر وقت کھانے اور کپڑوں میں مشغول رہتا ہو۔

❀...نیکی کرنے کے لئے بہانہ ڈھونڈا کرو۔

❀...اطمینانِ قلب چاہتے ہو تو حَسد سے دور رہو۔[1]

❀...جس دل میں علمائے کرام اور مشائخِ عظّام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کی محبت ہو ان کی محبت کا ایک ذرہ گناہوں کے ڈھیر کو جَلا کر ختم کر سکتا ہے۔

❀...جو پیر اہلِ سنّت و جماعت کے طریقے پر نہیں اور اس کے اقوال و افعال، حرکات و سکنات قرآن و حدیث کے مطابق نہیں وہ اس (پیری مریدی کی) راہ میں ڈاکو ہے۔[2]

❀...اگر دنیا کو دشمن بنانا ہو تو تکبر اختیار کرو۔

❀...آسودگی درکار ہو تو حسد سے دور رہو۔

❀...مہمان کے ساتھ تکلف نہ برتو۔

❀...علم بزرگی کا بادل ہے جس سے رحمت کی بارش برستی ہے۔

---

1 ...انوار الفرید، ص۴۳۰ تا ۴۳۲ ملتقطاً

2 ... فیضان الفرید، ص۳۸ تا ۳۹ ملتقطاً

۞...جو درویش بادشاہوں یا امیروں کے دروازے پر جاتا ہے سمجھ لو کہ نعمت سے محروم ہے کیوں کہ وہ صاحبِ نعمت ہوتا تو کبھی مخلوق کے دروازے پر نہ جاتا۔[1]

زمین نے گواہی دی

ایک شخص نے حاکمِ شہر کی عدالت میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زمین پر مِلکِیَّت کا ناجائز دعویٰ کر دیا، چنانچہ حاکم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پیغام بھیجا کہ زمین کی مِلکِیَّت کا ثبوت پیش کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں سے پوچھ لو کہ یہ زمین کس کی ہے؟ حاکم جواب سے مطمئن نہ ہوا اور ثبوت پیش کرنے کا تقاضا کیا۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس نہ تحریری ثبوت ہے نہ کوئی گواہ، اگر تحقیق دَرکار ہے تو زمین کے اسی خِطّے سے پوچھ لو۔ حاکم یہ جواب سن کر سخت حیران ہوا، لہٰذا خود اُسی قِطعہ اَراضی پر گیا یہاں تک کہ لوگوں کا جَمِّ غفیر ہو گیا۔ حاکم نے زمین سے دریافت کیا: اے زمین! بتا تیرا مالک کون ہے؟ زمین نے باآوازِ بلند کہا: میں عرصۂ دراز سے حضرت بابا فرید گنج شکر (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی مِلکِیَّت میں ہوں۔ یہ سنتے ہی حاکم اور تمام حاضرین دَم بخود رہ گئے۔[2]

---

1 ... سوانح بابا فرید گنج شکر، ص۵۷، ۵۸ ملخصا

2 ... سیر الاقطاب مترجم، ص۱۹۴

مٹی سونا بن گئی

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے در سے کوئی سائل خالی ہاتھ واپس نہ جاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر ایک کی حاجت پوری فرماتے اور حسنِ سلوک سے پیش آتے۔ ایک مرتبہ ایک خاتون حاضر ہوئی کہ یاحضرت! میری تین جوان بیٹیاں ہیں، جن کی شادی کرنی ہے، آپ مدد فرمایئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خدام سے فرمایا: جو کچھ بھی درگاہ پر موجود ہے وہ خاتون کو دے دو۔ خدام نے عرض کی: حضور! آج کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ یہ سن کر خاتون رونے لگی کہ میں بہت مجبور ہوں اور آس لیکر آئی ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہ جاؤ باہر سے ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھالاؤ، وہ مٹی کا ڈھیلا اٹھالائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بلند آواز سے سورۂ اخلاص پڑھ کر اس پر دَم کیا تو وہ مٹی کا ڈھیلا سونا بن گیا، یہ دیکھ کر سب بہت حیران ہوئے، خاتون سونا گھر لے گئی اور گھر جاکر اس نے بھی پاک صاف ہوکر سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹی کے ڈھیلے پر دَم کیا مگر وہ سونا نہ بن سکا، آخرکار تین دن تک یہی عمل کرتی رہی مگر بے سود۔ ناچار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: حضور! میں نے بھی سورۂ اخلاص پڑھی لیکن مٹی سونا نہیں بنی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہ تو نے عمل تو وہی کچھ کیا مگر تیرے منہ میں فرید کی زبان نہ تھی۔[1]

---

1 ... اللہ کے سفیر، ص۲۹۸ ملخصًا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''کارتُوس'' شیر کو بھی مار سکتا ہے جبکہ بہترین بندوق سے اچّھی طرح فَیر (fire) کیا جائے۔اِسی طرح یُوں سمجھیں کہ اَورادو وظائف اور دعائیں ''کارتوس'' کی طرح ہیں اور پڑھنے والے کی زَبان مِثْلِ بندوق۔ تو دُعائیں وُہی ہیں مگر ہماری زَبانیں صحابہ و اَولیاء عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سی نہیں۔ جس زَبان سے روزانہ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، دل آزاری و بد اَخلاقی کا صُدُور جاری رہے اُس میں تاثیر کہاں سے آئے؟ ہم دُعا تو مانگتے ہی ہیں مگر جب مشکل آتی ہے تو بُزُرگوں کے پاس حاضِر ہو کر بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ ہر ایک کا ذِہن یِہی بنا ہوا ہے کہ پاک زَبان سے نکلی ہوئی دُعا زیادہ کارگر ہوتی ہے۔[1] اس لیے ہمیں چاہیئے زبان کا قفلِ مدینہ لگائیں اور اپنی زبان کو فضول بات چیت اور بیہودہ گفتگو سے محفوظ رکھیں۔اس کی عادت بنانے اور اس پر استقامت پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اور مدنی انعامات کا رسالہ پر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجیے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

1 ... فیضانِ بسم اللہ، ص۱٦۱

وصالِ باکمال

شعبان المعظم ۶۶۳ھ مطابق مئی ۱۲۶۵ء میں حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیماری نے شدّت اختیار کی۔ شدید تکلیف میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ باجماعت ہی ادا کرتے رہے نیز اوراد و وظائف اور نوافل میں کمی نہ آنے دی یہاں تک کہ مُحَرَّمُ الحَرَام ۶۶۴ھ کا چاند نظر آ گیا مرید حاضرِ خدمت ہوئے تو انہیں دعاؤں سے نوازا، ۴ مُحَرَّمُ الحَرَام کو صبح سے ہی قرآن پاک کی تلاوت شروع فرمادی یہاں تک کہ پانچ مرتبہ ختمِ قرآن فرمایا، ۵ مُحَرَّمُ الحَرَام ۶۶۴ھ مطابق 17 اکتوبر 1265ء کو صبح سے دس بجے تک پانچ مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت فرمائی اس کے بعد ذکر و اذکار میں مشغول ہو گئے۔ جب ذکر سے فارغ ہوئے تو مریدین قریب آکر بیٹھ گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: باہر جا کر بیٹھ جاؤ، جب میں بلاؤں تو اندر آجانا۔ دیر بعد آواز آئی کہ اب دوست کا دوست سے ملنے کا وقت قریب آگیا ہے، سب لوگ اندر آ گئے۔ عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غَشی طاری ہو گئی، ہوش آیا تو پوچھا: کیا عشاء کی نماز پڑھ چکا ہوں، عرض کی گئی: جی ہاں، فرمایا: دوبارہ پڑھنا چاہتا ہوں، یہ کہہ کر وضو کیا اور نماز ادا کی پھر دوبارہ بے ہوشی طاری ہو گئی، ہوش آیا تو تیسری مرتبہ نماز پڑھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا اور وضو کر کے نماز پڑھی پھر دو نفل کی نیت باندھ لی، جب پہلی رکعت کے سجدے میں پہنچے تو بلند آواز سے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم کہا اور اپنی جان جانِ آفرین کے

سپرد کردی۔ پھر یہ آواز آئی جسے سب لوگوں نے سنا کہ روئے زمین پر امانت تھی سو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد ہوئی۔ انتقال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی، ایک کُہرام مچ گیا، اتنے لوگ جمع ہوئے کہ نمازِ جنازہ کا انتظام شہر سے باہر کرنا پڑا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے خلیفہ مولانا بدرالدین اسحاق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے نمازِ جنازہ پڑھائی پھر جسدِ اقدس کو شہر میں لایا گیا، لَحد کے لئے کچی اینٹوں کی ضرورت پڑی تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے گھر کا دروازہ توڑ کر اینٹیں نکالی گئیں۔ (1)

فرید الحق، حق سے جا ملے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: جس رات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا وصال ہوا، ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور یہ ندا آرہی ہے کہ خواجہ فرید الحق حق سے جا ملے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے خوش ہے۔ (2)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روضہ انور کی تعمیر

حضرت سیِّدنا بابا فرید گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا مزارِ پُر انوار پنجاب کے شہر

---

1 ... ہشت بہشت مترجم، افضل الفوائد، ص۵۵۳ ملخصاً

2 ... ہشت بہشت مترجم، افضل الفوائد، ص۵۵۳ ملخصاً

پاکپتن شریف میں واقع ہے، مزار مبارک کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دہلی سے سینکڑوں حُفّاظِ کرام بُلوائے، ہر اینٹ پر گیارہ گیارہ مرتبہ قرآن مجید کا ختم ہوا۔[1]

آپ کی اولاد

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چار شادیاں فرمائی تھیں۔[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ تھے: (۱) شیخ نصیر الدین نَصرُاللہ (۲) شیخ شہابُ الدین (۳) شیخ بدرالدین سلیمان (۴) خواجہ نظام الدین (۵) شیخ یعقوب۔ جبکہ بیٹیوں کے نام یہ تھے: (۱) بی بی مستورہ (۲) بی بی شریفہ (۳) بی بی فاطمہ۔

آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دوسری بیٹی حضرت بی بی شریفہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہا زہد و عبادت میں اپنے زمانے کی حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہا تھیں اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے بارے میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اگر عورتوں کو خلیفہ کرنا جائز ہوتا تو میں شریفہ کو اپنا خلیفہ اور سجادہ نشین کر دیتا۔[3]

---

1 ... چشتی خانقاہیں اور سربراہانِ برصغیر، ص ۵۴ ملخصًا

2 ... چشتی خانقاہیں اور سربراہانِ برصغیر، ص ۵۰

3 ... گلزار ابرار مترجم، ۴۹ تا ۵۲، ملخصا

ملفوظات

❀ ...ہر شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی دیتا ہے اور جب وہ عطا فرماتا ہے تو کوئی چھین نہیں سکتا۔

❀ ...اپنے آپ سے بھاگنا گویا خدا تعالیٰ تک پہنچنا ہے۔

❀ ...جاہل ونادان کو زندہ خیال نہ کرو۔

❀ ...جو شخص نادان ہو کر اپنے آپ کو دانا ظاہر کرے اس سے ہمیشہ بچ کر رہو۔

❀ ...جو سچ جھوٹ کے مُشَابہ ہو اسے زبان سے نہ نکال۔

❀ ...ہر شخص کی روٹی نہ کھاؤ، ہاں عالم لوگوں کو بغیر کسی تخصیص کے کھانا دو۔

❀ ...(جس بات کا یقین نہ ہو اسے اپنے) اٹکل پچو سے نہ کہو۔

❀ ...دشمن کی کَڑوی کَسیلی بات سے مُتَغیّر نہ ہونا چاہیے۔

❀ ...دشمن سے محفوظ رہنے کی ہمیشہ کوشش کرو۔

❀ ...گناہ کرکے شیخی بگھارنا سخت مَعیُوب ہے۔

❀ ...باطن ظاہر سے عمدہ اور بہتر رکھو۔

❀ ...آرائش و نمائش میں کوشش نہ کرو۔

❀ ...نفس کو جاہ و دولت کے لیے ذلیل و بے قدر نہ کرو۔

❀ ...قدیم خاندان کی حرمت و عزت محفوظ رکھو۔

❀ ...عورتوں میں گالیاں دینے کی عادت پیدا نہ کرو۔

❀ ...نعمت کی شکر گزاری کرو۔

❀ ... کسی پر احسان نہ جتاؤ۔

❀ ... مزاج کی صحت و عافیت کو بڑی نعمت سمجھو۔

❀ ... اگر تمھیں آسودگی و آسائش پیشِ نظر ہے تو حسد نہ کرو۔

❀ ... جس چیز کی برائی پر دل گواہی دے اس کا خیال جلد چھوڑ دو۔

❀ ... کسی دشمن سے بے خوف نہ رہو، گو وہ تم سے خوش ہی کیوں نہ ہو۔

❀ ... جو تم سے ڈرتا ہو تم اس سے ڈرو۔

❀ ... اگر تم ذلیل ورسوا ہونا نہیں چاہتے تو کبھی کسی سے لڑائی نہ کرو۔

❀ ... شہوت کے وقت خودداری تمام وقتوں سے زیادہ کرنا چاہیے۔

❀ ... جب اہلِ دولت کے ساتھ بیٹھو تو دین کو فراموش نہ کرو۔

❀ ... عزت وحُشمت انصاف وعدل میں جانو۔

❀ ... تَوَنگری اور دولت مَندی کے وقت عالی ہمت رہو۔

❀ ... "دین" کا کوئی معاوضہ نہیں ہو سکتا۔

❀ ... "وقت" کا کوئی بدل نہیں مل سکتا۔

❀ ... دشمن سے مشورہ مت لو۔

❀ ... دوست کو، مُتَواضِعانہ اخلاق سے اپنا گرویدہ بنالو۔

❀ ... دین کی علم سے نگہداشت (رکھوالی) کرو، اگر عزت وبلندی کے طالب ہو تو مُفْلِسوں اور شکستہ دلوں کے پاس بیٹھو۔

حضرتِ پیر سیّد غلام حیدر علی شاہ جلال پوری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت ناساز تھی۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حکم ہوا کہ عطّار کی دکان سے جا کر نسخہ بندھوالائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیٹھے دکان میں نسخہ بندھوا رہے تھے کہ شور ہوا، ایک بُزُرگ پالکی میں سوار ہو کر آرہے ہیں۔ اور مُنادی (ندا کرنے والا) ان کے آگے آگے ندا کر رہا ہے جو اِن کی زیارت کریگا (اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) وہ جنّتی ہو گا۔ لوگ جُوق در جُوق زیارت کو جارہے تھے۔ لیکن حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِلتِفات (یعنی توجہ) ہی نہ کی۔ بلکہ جب پالکی نزدیک آئی تو دکان کے اندر کے حصے میں تشریف لے گئے۔ ہر چند لوگوں نے اصرار کیا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے توجہ نہ فرمائی۔ جب پالکی گزر گئی تو آپ نسخہ لئے مرشِدِ کامل کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہونے کیلئے روانہ ہوئے۔ حضرت خواجہ بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیر سے آنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب میں تمام واقعہ عرض کر دیا۔

---

1 ... سیر الاولیاء مترجم، ص ۱۴۱ ملخصًا

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے باادب مرید کی یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے اور جوش میں آکر فرمایا: اے فرید! اُس کی زیارت کرنے سے لوگ آج کے دن جنّتی ہوتے ہیں تو تمہارے دروازے سے قیامت تک جو بھی گزرے گا (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) وہ جنّتی ہو گا۔ (1)

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سالانہ عرس کے موقع پر لاکھوں عقیدت مند دور دراز مقامات سے سفر کرکے مزار مبارک کی زیارت کرتے ہیں اور "بہشتی دروازے" سے گزرتے ہیں۔ یہ دروازہ پانچ سے دس محرم الحرام تک ہر رات کھولا جاتا ہے۔ اسے "بہشتی دروازہ" کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُراَنوار پر حاضر ہوئے تو خواب میں دیکھا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دروازے پر جلوہ فرما ہیں اور فرمارہے ہیں کہ نظام الدین! جو شخص اس دروازے میں داخل ہو گا اسے اَمان ملے گی، اس دن سے اس دروازے کا نام "بہشتی دروازہ" پڑ گیا۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہشتی دروازے سے گزرنے والوں کو جنتی ہونے کی بشارت عطا ہوئی اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھئے کہ کوئی شخص اپنے اعمال

---

1 ... ذکرِ حبیب، ص۴۲۱ ملخصاً

2 ... خزینۃ الاصفیاء، ۲/۱۳۶ ملخصاً

کی وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا بلکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت اور فضل و کرم سے داخل ہو گا چنانچہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ مجھے مہربانی سے اپنی رحمت میں چھپا لے۔[1]

جب سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہ جن کی خاطر ساری کائنات بنائی گئی کا یہ معاملہ ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت کے بغیر داخلِ بہشت نہ ہوں گے تو ہمارے اعمال کی کیا حیثیت ہے کہ ہم ان پر پھولیں اور ان کی بدولت بہشت میں داخل ہونے کا سوچیں۔[2]

پھر یہ کہ جنتی ہونے کی بشارت اسی طرح ہے جیسے بعض اعمال کی ادائیگی پر جنتی ہونے کی نوید (خوش خبری) عطا فرمائی ہے چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

ایک اور مقام پر جنت کی بشارت یوں عطا فرمائی ہے کہ جو اپنے بھائی کے کسی

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومۃ علی العمل، ۴/۲۳۷، حدیث: ۶۴۶۳

2 ... بہشتی دروازہ، ص ۱۱۱ بتغیر

3 سسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، ص ۱۴۴، حدیث: ۲۳۴

عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسی تمام روایتوں کے متعلق اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تَعَالٰی انہیں نیک اعمال کرنے، برے اعمال سے بچنے یا ان سے توبہ کرنے کی توفیق دے گا جس سے وہ دوزخ سے بچ جائیں گے۔ عوام میں مشہور ہے کہ جو پاک پتن شریف میں حضرت بابا گنج شکر فرید الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مقبرہ کے بہشتی دروازے میں داخل ہو جائے وہ جنتی ہے وہاں بھی مطلب یہ ہے کہ خدا تَعَالٰی اسے جنتی اعمال کی توفیق دے گا اور اس دروازے میں داخلہ کی برکت سے گزشتہ گناہِ صغیرہ معاف فرما دے گا، گناہِ کبیرہ سے بچنے کی توفیق دے گا، رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ (پ۱، البقرة:۵۸)	ترجمۂ کنز الایمان: اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے۔

یہ مطلب نہیں کہ ان لوگوں کے لئے گناہ حلال ہو گئے۔[2]

---

1 ... المعجم الكبير، مسند عُقبة بن عامر، ۱۷/ ۲۸۸، حديث: ۷۹۵

2 ... مراۃ المناجیح، ۸ / ۲۵۷ بتغیر

دھاڑیں مار مار کر رونے لگے

محرم الحرام ۱۴۲۷ھ مطابق فروری ۲۰۰۶ء میں ہونے والے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرسِ مبارک میں مجلس خصوصی اسلامی بھائی (دعوت اسلامی) کے ذمہ داران پہلی مرتبہ گونگے بہرے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کام کرنے کی نیت سے پہنچے تو پتا چلا کہ خُصوصی اسلامی بھائی 3 اور 4 تاریخ سے آنا شروع ہو جاتے ہیں اور 5، 6، 7 محرم الحرام کو ان کی تعداد کثیر ہو جاتی ہے۔ عرس کے موقع پر سٹی گورنمنٹ ایم سی ایلیمنٹری اسکول میں ان کے قیام کی ترکیب ہوتی ہے۔ عرس کے موقع پر سٹی گورنمنٹ کی طرف سے 10 دن اسکول بند رہتے ہیں۔ مجلس کے اراکین کی انفرادی کوشش کی بَرَکتوں سے گونگے بہروں میں خیر خواہی کی ترکیب بنانے کے ساتھ ساتھ اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا تو اندازہ ہوا یہاں آنے والے گونگے بہروں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ بعض گونگے چرس اور بھنگ جیسے نشے کے عادی تھے۔ شروع شروع میں یہ گونگے بہرے، مبلغین اسلامی بھائیوں سے کتراتے رہے۔ پھر ان کی خیر خواہی کا اہتمام مجلس کی طرف سے کیا گیا اور جب یہ کھانے پر جمع ہوئے تو ان پر اشاروں میں انفرادی کوشش شروع کی گئی، جس سے یہ قریب آئے۔ دوسرے دن اجتماعِ ذکر و نعت کی ترکیب رکھی گئی۔ جس میں مبلغ دعوتِ اسلامی نے اشاروں میں حمد و نعت کے بعد سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ جس سے گونگے بہرے اسلامی بھائی انتہائی متاثر ہوئے پھر جب دعا سے پہلے مبلغ نے امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پُراثر

مناجات کے اشعار ”کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارَبّ عَزَّوَجَلَّ“ پڑھی اور اشاروں کی زبان کے تربیت یافتہ ایک اسلامی بھائی نے اشاروں میں جب مناجات کے اشعار پیش کیئے تو گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کی عجیب کیفیت ہوگئی۔وہ خوفِ خدا اور گناہوں کی ندامت کے باعث دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔کئی تو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور زمین پر لوٹنے لگے۔وہاں موجود عُمومی اسلامی بھائی یہ منظر دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور جذباتِ تاثر سے ان کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔اسکول کے تمام اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر کا کہنا تھا کہ ہم نے آج تک ان گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کو عموماً تاش کھیلتے اور نشہ کرتے دیکھا ہے۔آج ہم ان کا یہ انداز دیکھ کر حیران ہیں۔ہم آپ سب کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ ہر بار آئیں،ہماری خدمات آپ کے ساتھ ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خُصوصی فیضان سے گونگے بہرے اسلامی بھائیوں نے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ پابندی سے نماز پڑھنے کا عزم کیا،اس کے علاوہ ہر ماہ 3 دن کے لئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں سفر اور رمضان المبارک میں اعتکاف میں بیٹھنے کی نیّت بھی کی۔آخر میں مجازِ عطار کے ذریعے مرید ہو کر ”عطاری“ بھی بن گئے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا کے لیے ان پاکیزہ نفوس کی محبت دل میں بساتے

---

1 ... گونگا مبلغ ص ۳۳

ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چل کر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُاللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 97 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلحقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے

مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نمازاور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اوراس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔

4. عاشقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یاسننے، صاحبِ مزار کے ایصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کی ابتدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

5. "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سجادہ نشین، خُلَفَا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے

دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

مزارات اولیاء پر لگائے جانے والے تربیتی حلقوں کے موضوعات

حلقہ نمبر 1: مزارات اولیاء پر حاضری کا طریقہ

حلقہ نمبر 2: وضو، غسل اور تیمم کا طریقہ حلقہ نمبر 3: نماز کا سبق

حلقہ نمبر 4: نماز کا عملی طریقہ

حلقہ نمبر 5: راہِ خدا میں سفر کی اہمیت (مدنی قافلوں کی تیاری)

حلقہ نمبر 6: درست قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ

حلقہ نمبر 7: نیک بننے اور بنانے کا طریقہ (مدنی انعامات)

ہدایات: مدنی حلقہ مزار کے احاطے کے قریب ہو جس میں دو خیر خواہ مقرر کیے جائیں جو دعوت دے کر زائرین کو حلقے میں شرکت کروائیں۔ ہر حلقے کے اختتام پر انفرادی کوشش کی جائے اور اچھی اچھی نیتیں کروائی جائیں اور نام و نمبر ز مدنی پیڈ پر تحریر کیے جائیں۔

مزاراتِ اولیا پر مدنی حلقوں میں دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مَزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُلِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہوجایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم [1]

جہنم کے دروازے پر نام

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: مَنْ تَرَکَ صَلَاۃً مُتَعَمِّدًا کُتِبَ اسْمُہٗ عَلٰی بَابِ النَّارِ فِیْمَنْ یَدْخُلُھَا یعنی ”جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز بھی قضا کر دیتا ہے، اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“ (حلیۃ الاولیاء، ج۷، ص۲۹۹، حدیث ۱۰۵۹۰)

---

1 ... مزارات اولیاء کی حکایات، ص۳۲

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	ترجمہ قرآن کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	صحیح البخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
3	صحیح مسلم	دار المغنی عرب شریف، ۱۴۱۹ھ
4	سنن ابو داود	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
5	سنن الترمذی	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
6	سنن ابن ماجۃ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	مسند احمد	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
8	مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
9	کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
10	المعجم الکبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
11	المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۲ھ
12	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
13	مشکاۃ المصابیح	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
14	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ
15	کتاب الزھد للبیھقی	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت، ۱۴۱۷ھ
16	سیر اعلام النبلاء	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ
17	احیاء العلوم	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
18	الترغیب والترہیب	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ
19	اخبار الاخیار	فاروق اکیڈمی، خیر پور پاکستان
20	کشف الخفاء	دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۲ھ
21	التعریفات	دار المنار للطباعۃ والنشر
22	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء لاہور
23	سیر الاولیاء مترجم	مشتاق بک کارنر، مرکز الاولیاء لاہور
24	حیات گنج شکر	اکبر بک سیلرز، مرکز الاولیاء لاہور 2012ء
25	سیر الاقطاب مترجم	نفیس اکیڈمی، باب المدینہ کراچی 1987ء

26	اقتباس الانوار	الفیصل ناشران، مرکز الاولیاء لاہور
27	انوار الفرید	زاویہ پبلشرز، مرکز الاولیاء لاہور 2006ء
28	فوائد الفواد مترجم	مدینہ پبلشنگ کمپنی، باب المدینہ کراچی 1978ء
29	محبوب الٰہی	فرید بک اسٹال، مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۳ھ
30	ہشت بہشت	شبیر برادرز، اردو بازار لاہور 2000ء
31	تذکرہ اولیائے پاکستان	شبیر برادرز، مرکز الاولیاء لاہور
32	جواہر فریدی مترجم	مکتبہ بابا فرید، پاک پتن شریف
33	اللہ کے سفیر	القریش پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور 2013ء
34	چشتی خانقاہیں اور سربراہانِ برصغیر	مکتبہ نبویہ، مرکز الاولیاء لاہور
35	خزینۃ الاصفیاء	مکتبہ نبویہ، مرکز الاولیاء لاہور 2010ء
36	اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ	دانش گاہ پنجاب، مرکز الاولیاء لاہور، ۱۴۰۰ھ
37	معیار سالکان طریقت	سندھی ادبی بورڈ جامشورو
38	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
39	گلزارِ ابرار مترجم	مکتبہ سلطان عالمگیر، مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۷ھ
40	جنتی محل کا سودا	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
41	مَعْدَنِ اَخلاق حصہ اوّل	شرکت قادریہ، سنجھورو سندھ 1980ء
42	شانِ اولیا المعروف ہفتادِ اولیاء	مشتاق بک کارنر، مرکز الاولیاء لاہور
43	رسائل امام غزالی	دار الفکر، بیروت
44	فیضانِ سنّت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
45	انفرادی کوشش	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
46	حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری	رضا پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور 2003ء
47	سوانح بابا فرید گنج شکر	خزینہ علم وادب، مرکز الاولیاء لاہور
48	فیضان الفرید	مشتاق بک کارنر، مرکز الاولیاء لاہور
49	ذکرِ حبیب	ادارہ حزب اللہ، جلال پور شریف جہلم ۱۴۲۷ھ
50	تعارف امیر اہلسنت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
51	فیضانِ بسم اللہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
52	گونگا مبلغ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
53	مزاراتِ اولیاء کی حکایات	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

فہرست

نیک بندے کی پہچان کیا ہے؟

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، بے شک لوگوں میں سے وہ لوگ بُرے ہیں جن سے لوگ محض ان کے شر کی وجہ سے بچتے ہوں۔(مُوطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۳، حدیث ۱۷۱۹)

مزید سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ عزَّوجلَّ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے وہ ہیں جو چغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔

(مسند امام احمد، ج ۶، ص ۲۹۱، حدیث ۱۸۰۲۰)

فیضانِ عثمان مروندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
لعل شہباز قلندر
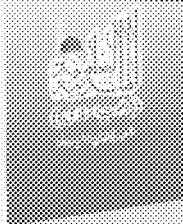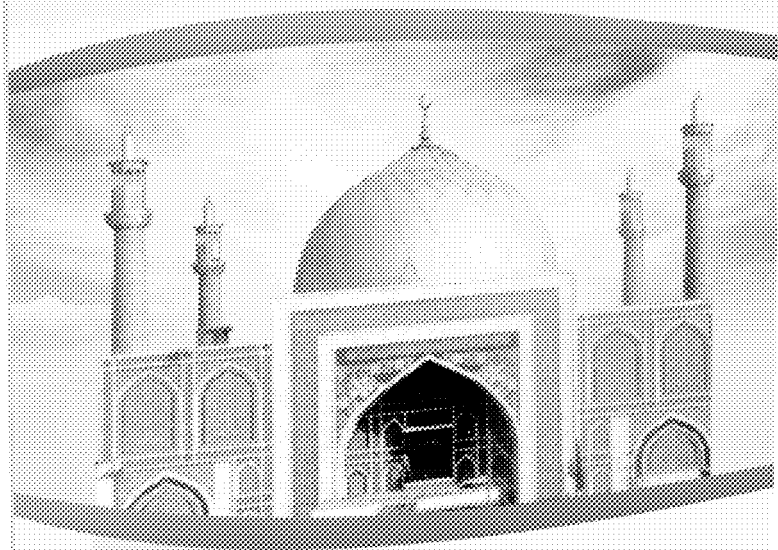
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net